تبيان القران

على قدرنصاب الامتحان العالم
المصنف لهذا الكتاب

مولنا محمد مخلص الرحمن
استاذ - انوارالعلوم سنيرمدرسه
كريمگنج - آسام

TIBYANUL QURAN

By

المعنزرة

Moulana Md. Makhlisur Rahman
M.M.

Teacher
Anwarul Ulum Senior Madrassa
Karimganj, Assam.

c

converted by Numan

تبيان القران

Numan

جمله حقوق محفوظ هين

ولقديسرناالقرآن للذكر فهل من مدكر

تبيان القرآن

علىٰ قدر نصاب الامتحان العالم

مؤلف ـ محمد مخلص الرحمن غفرله الرحمن
نائب صدر المدرسين انوار العلوم سنيرمدرسه
پوسٹ اصل كندي
كريم گنج آسام

عرض حال

نحمده ونصلی علیٰا رسوله الکریم

امابعد : قرآن کریم واحادیث نبویه کی حقیقت تك رسائی کے بغیر کوئی شخص عالم دین نهیں بن سکتا اسلئے آسام مدرسه بورڈ کے ماتحت مدارس اسلامیه میں قرآن کریم کی ترجمه وتفسیر داخل نصاب هے ۔ اور قرآن کریم کی اخري پانچ پاره امتحان عالم (یعنی نصاب انڑمڈیٹ) میں داخل هے سوالات وجوابات کی حیثیت سے اس کی کوئی تفسیر سلیس اردو زبان میں تصنیف نه هونیکی وجه سے طلبه کو امتحان دینے کیوقت سخت مشکلات کا سامنا هوناپڑتاهے اور طلباء عزیزان کی طرف سے احقر کو بار هابار اسکاتقاضا آیا که سوالات مع جواب کے ساته قرآن کریم کا کوئی تفسیر لکهی جائے ۔

لیکن میري کم علمی وقلت فرصت کے باوجود کوشش کرتا هوا یه رساله بنام تبیان القرآن آپ حضرات کے درپش خدمت قلم بندکیاتاکه علماء وخصوصا طلبه امتحان دهنگان اس سے فائده مندهوں اگر آپ حضرات کو اسمیں کوئی خوبی نظر آئیں تو مولف نالائق اور اسکے والدین ومتعلقین کیلئے دعاء خیر فرماوین اور اگر کوئی نقصان محسوس هوتواس سے مطلع فرماویں راقم الحروف اپکے شکرگزار هونگے فقط والسلام

کاتب الحروف

احقر محمد مخلص الرحمن غفرله

معلم انوار العلوم سیزمدرسه ۳ مارج ۲.۱۳ ء

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله

محمد واله وصحبه اجمعين -

(امابعد) عزيز محترم مولانا مخلص الرحمن صاحب نے سوال وجواب کے طورپر قرآن کریم کے معلومات پر جو کتاب بنام تبیان القرآن تالیف کی احقرنے گهري نظرسے تنگی وقت کی وجہ سے ننهں دیکہ سکا درمیان سے کچہ حصہ مطالعہ کیا ماشاء الله مضمون بهت عمدہ هے پڑهنے والے کو بهت ضروي معلومات حاصل هوگی - اور خصوصا انٹرمیڈیٹ دینے والے طلبہ کیلئے نهایت مفید هوگا دعاهے الله اپنے فضل وکرم سے اس کتاب کو قبول کا شرف عطاکریں اور مؤلف محترم کو مزید علمی کا مون کی تووفیق عطافرمادیں -

والحمد لله اولا واخرا -

(حضرت مولانا) محمد یوسف علی غفرله الباري

شیخ الحدیث دیورائیل دارالحدیث بدرپور-

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد ۔ زیرنظر کتاب تبیان القران اول تاآخردیکھا جسکو محترم جناب مولنا مخلص الرحمن صاحب نے مرتب کیاھے اس میں قران کریم کی مختلف سوالات وجوابات کے ساتہ شان نزول کے بنیادي مسائل کو اردو زبان میں نہایت سہل انداز میں جمع کردیئے ھیں ۔ عمدہ مواد ھے ۔

طلبہ اگران مبادیات کو اچھی طرح ھضم کرلیں گے تو قران کریم کی بنیادي استعداد تھوڑابھت بڑي ٹھوس ھوجائیگی ۔

بھرحال مصنف کتاب تفاسیر مختلفہ کے حوالے سے اپنے دیرنیہ تجربوں کو بھترین اندازمیں اس تصنیف میں سمودیاھے ۔ جوطلبہ عزیزکیلئے گراں قدرتحفہ ھے اللہ تعالیٰا موصوف کی اس علمی خدمات کو سرف قبولیت سے نوازے اور جملہ طالبان علم کو استفادے کی توفیق بخشئے ۔ آمن یارب العلمین

خیرحواہ

حافظ حسین احمد

کوارڈینٹر مولانا ازاد یشنل اردو یدینورسٹی

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

امابعد ۔آسام مدرسہ بورڈکے انٹرمیڈیٹ امتحان کا نصاب درس قرآن کریم کی آخري پانچ پارہ ھے اسکے امتحان کیوقت طلبائے جدجانفشانی اور سرگردانی کرنی پڑتی ھے اسکو مدنظررکھکر عزیزمولانا مخلص الرحمن صاحب مدرسہ انوارالعلوم سنیرمدرسہ ڈوکر بازارنے چندسوالات کے جوابات سلیس اردو زبان میں مختلف تفاسیر وغیرہ کتب معتدبہ سے لکہ دیا جسکو میں نی سرسري نظرسے دیکہ کر بے انتہاء خوش وسرورھوا ۔

مولانا موصوف قابل قدرمشھور عالم دین ھیں تقریبا سال سے انوار العلوم سنیرمدرسہ میں درس وتدریس کی ذمہ داري بخوبی انجام دے رہے ھیں ۔

امید کہ مولانا کی لکھی ھوئی سوالات کے جوابات ھرامتحان دنے والے طلباء کیلئے بے حدمفید ھونگے ۔ دعاکرتا ھوں کہ اللہ تعالی انکی دینی محنت کو قبول فرماویں اور فلاح دارین کا سبب بناویں ۔ فقط والسلام ۔

احقر

محمد بدرالحق غفرلہ

مدرسہ عاصمیہ سنیرمدرسہ وقاضی

شریعت عاصم گنج انچلیك دارالقضاء

بسم الله الرحمن الرحيم

(۱)

سوال : عرفو القران الکریم لغة واصطلاحا ۔

جواب : لغوي تعریف : القران اسم مصدر بمعنی المقرو یعنی جسکو پڑھا گیا مجرد ازباب فتح قرأنا بمعنی پڑھنا ۔
اصطلاحی تعریف : القران هوالکتاب المنزل علی الرسول علیه السلام المکتوب فی المصاحف المنقول عنه نقلا متواترابلاشبهة۔

(۲)

سوال : کم سورة فی القران المجید ؟

جواب : قران کریم میں سورة کی تعداد مشهور قول کے مطابق سوچوده هیں ۔ بعض نے سورة توبه کو مکمل سورة نهیں ماناهے بلکه اسکو سورة انفال کا جزء شمار کیاهے لهذا ان کے نزدیك تعداد سورة سوتیره هیں ۔

(۳)

سوال : رحلة الشتاء والصیف ماهما ؟

جواب : جاڑے اور گرمی کے سفر سے مراد یه هے که مکه میں غله و غیره پیدا نهیں هوتا اس لئے قریش کی عادت تهی که سال بهر میں تجارت کی غرض سے دوسفر کرتے تهے ۔ جاڑوں میں یمن کی سفر کرتے کیونکه یه ملك گرم هے ۔ اور گرمیوں میں شام کی طرف جو سرد اور شاداب ملك هے لوگ ان کو اهل حرم اور خادم بیت الله سمجه کر نهایت عزت واحترام کی نظرسے دیکهتے ۔ ان کی خدمت کرتے اور ان کے جان و مال سے کچه تعرض نه کرتے ۔

(٤)

سوال : من هم اصحاب الفیل ؟

جواب : اصحاب الفیل یعنی هاتھی والوں سے مراد یه ھے که بعثت رسول کے سال بادشاہ حبشه کی طرف سے یمن میں ایك حاکم ابرھه نامی تھا اسنے ایك بڑا گروہ اپنے ساتھی لیکر خانه کعبه کی تباھی کی قصد سے مکه کی طرف سفر کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے گھر کی حفاظت کی اور سبز اور زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے جانوروں کے ذریعه سے ابرھه اور اسکے لشکروں کو تباہ وبرباد کردیا۔ ابرھه کے لشکر چونکه ھاتھی کے ساته سفر کیا تھا لھذا ان کو اصحاب الفیل کھا گیا ۔

(٥)

سوال : اکتبوا الایات التی نزلت اولا ۔

جواب : نزول کے اعتبار سے سب سے پھلے نازل ھونے والے آیتیں سورة علق کی پھلی پانچ ایت ھیں یعنی اقراء باسم ربك الذي خلق سے لیکر علم الانسان مالم یعلم تك ھے ۔

(٦)

سوال : مامعنی المزمل والمدثر ؟

جواب : مزمل کے لفظی معنے اپنے اوپر کپڑے لیپٹنے والا ۔ اورمدثر یه لفظ دثار سے مشتق ھے اور دثار ان زائد کپڑوں کو کھاجاتا ھے جو آدمی عام لباس کے اوپر کسی سردي وغیرہ کے دفع کرنے کے لیئے استعمال کیا کرتے ھے ۔ اللہ تعالی نے ان دونوں الفاظ سے اپنے نبی صد کو خطاب کیا ھے اور یه خطاب ایك حبیبانه اور مشفقانه خطاب ھے ۔

(۷)

سوال : الحواریون من هم ؟ بینوا ۔

جواب : حواریوں ۔ اس کا واحد حواري هے ۔ یه حورسے مشتق هے ۔ جسکے معنی خالص سفیدي کے هیں یه حضرت عیسی علیه السلام کے اصحاب کا خطاب هے ۔ صحیح بخاري میں حضرت عبدالله بن عباس رض سے منقول هے که ان کے کپڑے سفید تھے ۔ اس لئے وہ حواري کھلائے ۔ ان کے تعداد باره تھے ۔

(۸)

سوال : کفارة الظهار ماهی ؟ بینوا ۔

جواب : ظهار کا کفارہ یه هے که ایك غلام یا لونڈي آزاد کرے اگر اس پر قدرت نه هو تو دومهینے کے لگاتار مسلسل روزے رکھے ۔ اور کسی بیماري یا ضعف کے سبب اتنے روزوں پر بھی قدرت نه هوتو ساٹھ مسکینوں کوکھانا کھلائے یعنی دونوں وقت پیٹ بھرائی کھانا ساٹھ مسکینوں کو کھلاوئے ۔ کھانا کھلانے کے قائم مقام یه بھی هو سکتاهے که ساٹھ مسکینوں کو فی کس ایك فطرہ کی مقدار گندم یا اسکی قیمت دیدے ۔

(۹)

سوال : مامعنی شق القمر ؟ فی قوله تعالیٰ اقتربت الساعة وانشق القمر ۔

جواب : شق القمر کے معنی هیں چاند کے ٹکرا هونا ۔ حضور صـ کے واضح معجزات میں سے ایك معجزہ هے که اپکے انگلی مبارك کے اشارہ سے چاند دوٹکرے هوگئے حتی کے لوگوں نے حرا پھاڑ کو اسکے درمیان دیکھا ۔ یعنی ایك ٹکڑا پھاڑ کے اس

طرف اور ایك ٹکڑا اس طرف اور ایك ٹکڑا اس طرف ہوگیا
- یه معجزه اهل مکه کے مطالبے پرد کهایا گیا -

(۱۰)

سوال : ماالمراد باولی العزم من الرسل ؟

جواب : رسولوں میں سے اولو العزم رسول کون کون هیں اس
بارے میں مختلف اقوال هیں، بعض سلف صالحین کے
نزدیك تمام انبیاء اولو العزم هیں - اور عرف میں پانچ
پیغمبروں کو اولوا العزم کها جاتاهیں (۱) حضرت نوح ع-
(۲) حضرت ابراهیم - (۳) حضرت موسیٰ ع - (٤)
حضرت عیسیٰ ع - (٥) حضرت محمد صلی الله علیه وسلم -

(۱۱)

سوال : ایات السجدة فی القران کم هی وماالاختلاف فیها ؟

جواب : سجده تلاوت کے عدد ے بارے میں ائمه اربعه کے الگ الگ
مزاهب هیں، چنانچه امام شافعی رح اور امام اعظم ابوحنیفه رح
کے نزدیك کلام الله میں مجموعه سجدے چوده (۱٤) هیں
لیکن ان دونوں کے درمیان سجده تلاوت کے تفصیل میں
اختلاف هیں چنانچه احناف سورة حج میں ایك سجده کے
قائل اور شوافع سورة ص میں سجده شمار نهیں کرتے هیں،
احناف سورة ص میں سجده شمار کرتے هیں -
امام احمد رح کے نزدیك قران کریم میں پندره سجدے هیں
- کیونکه حنفیه کے نزدیك جوچوده سجدے مشهور هیں
اسکے علاوه سوره حج میں ایك سجده زائد ثابت کرتے هیں
اور امام مالك کے نزدیك قرآن کریم میں گیاره سجدات
هیں - یعنی آپنے مفصل کے تین سجده کو شمار نهیں کرتے

یعنی سورة نجم ۔ سورة انشقاق اور سورة علق میں سجدہ شمار نہیں کرتے ۔

(١٣)

سوال : ما معنی الکوثر بینوا ؟

جواب : کوثر، کثرت سے ہے ۔ اس کے متعدد معانی بیان کیے گئے ہیں ۔ ابن کثیر رح نے "خیرکثیر" کے مفهوم کو ترجح دي ہے کیوں کے اس میں ایسا عموم ہے کہ جس میں دوسرے معانی بھی آجاتے ہیں ۔ مثلاصحیح احادیث میں بتلایا گیا ہے کہ اس سے ایك نھر مراد ہے جوجنت میں آپ صہ کو عطاکی جائے گی ۔ اسی طرح بعض احادیث میں اسکا مصداق حوض بتلایاگیا ہے ، جس سے اهل ایمان جنت میں جانے سے قبل نبی صہ کے دست مبارك سے پانی پیئں گے ۔

(١٤)

سوال : کم ازواج النبی صلعم اکثبوا اسمھن ؟

جواب : ازواج مطهرات کی تعداد گیارہ ہے ۔ (١) حضرت خدیجه رضہ ۔ (٢) حضرت زینب بنت خزیمه رضہ (٣) حضرت عائشه رضہ بنت ابی بکر رضہ ۔ (٤) حضرت حفصه بنت عمربن الخطاب رضہ ۔ (٥) حضرت ام حبیبه بنت ابی سفیان رضہ ۔ (٦) حضرت ام سلمه بنت ابی امیه ۔ (٧) حضرت سودہ بنت زمعه رضہ ۔ (٨) حضرت زینب بنت جحش رضہ ۔ (٩) حضرت میمونه بنت الحارث رضہ ۔ (١٠) حضرت جویریه بنت الحارث رضہ ۔ (١١) حضرت صفیه بنت حی بن اخطب رضہ ۔

(١٥)

سوال : ما اسم ابی مریم وابنها اکتبوا ؟

جواب : حضرت مریم علیها السلام کے والد کا نام عمران هے اور اسکے بیٹے کا نام حضرت عیسیٰ علیه السلام هے ۔

(١٦)

سوال : من هم ضیف ابراهیم بینوا ۔

جواب : ضیف ابراهیم سے وه فرشتوں مرادهے جوکه آدمی کی شکل وصورت سے قوم لوط علیه کے مجرمون کو عذاب الهی سے تباه وبرباد کرنے کے لئے آئے تهے ان فرشتوں کے تعداد کے بارے می متعدد اقوال هیں تو حضرت ابن عباس رض کے نزدیك تین فرشتے تهیں اور وه جبرائیل۔ میکائیل اور اسرافیل تهی اور حضرت محمدبن کعب کے نزدیك جبرائیل علیه اور ان کے ساته اور سات فرشتے تهے اور حضرت ضحاك کے نزدیك نو فرشتے تهے اور حضرت مقاتل کے نزدیك باره فرشتے تهے اور حضرت سدي رح کے نزدیك گیاره فرشتے تهے (تفسیر مظهري)

(١٧)

سوال : عرفوالوحی لغة واصطلاحا ۔

جواب : وحی کے معنی لغة اشاه کرنا القاء کرنا وغیره کے هیں ۔ اور شریعت کی اصطلاح میں وحی کا جاتاهے هو کلام الله المنزل علی نبی من انبیاءه علیه السلام یعنی الله کا نزول شده کلام اپنے انبیاء پر اترے ۔

(١٨)

سوال : ما المراد بقوله تعالی فتحامبینا ۔

جواب : فتحامبینا سے مراد کیاھے اس بارے میں قول مختلف هیں
- بعض مفسرین کے نزدیك صلح حدیبیه اور بعض کے نزدیك
فتح مکه اور بعض کے نزدیك فتح خیبرهیں - لیکن اصح
قول قول اول یعنی حدیبیه هیں -

(۱۹)

سوال : من هم بنواسرائیل ؟

جواب : حضرت یعقوب علیه السلام کے دوسرانام اسرائیل تھا -
تو یعقوب علیه السلام کے اولاد کو بنی اسرائیل یا بنواسرائیل
کھا جاتاھے - بنواسرائیل میں کثیر التعداد انبیاء گزرے هیں
جن میں همارے نبی حضرت محمد صد هیں -

(۲۰)

سوال : کم اية فی القران الکریم ؟

جواب : قران کریم میں مشهور قول کے مطابق ایت چه هزار چه
سو چھیاسٹه هیں - اس بات پر اتفاق هے که ایت قرانی چه
هزار کے اوپر هیں - اور بعض روایت میں هے ٦٦١٤ هے -

(۲۱)

سوال : مدة الرضاع کم شهرا بینوامفصلا -

جواب : مدة الرضاع آئمه ثلاثه یعنی حضرت امام شافعی رح،
مالك رح احمد رح اور همارے احناف میں سے صحابین
(محمد رح، ابویوسف رح) کے نزدیك چوبیس مهینه هیں -
اور همارے امام اعظم ابوحنیفه رح کے نزدیك مدة رضاعت
تیس مهینه هیں -

(۲۲)

سوال : ماالمراد رتل القرآن ترتيلا ؟ اكتبوا ۔

جواب : ترتیل کے لفظی معنی کلمه کو سهولت اور استقامت کے ساته منه سے نکالنے کے هیں ۔ تورتل القران ترتیلا کا مطلب یه هے که تلاوت قران میں جلدي نه کریں، بلکه ترتیل و تسهیل کے ساته اداکریں اور ساته هی اسکے معانی میں تدبر وغور کریں ۔ قرآن کا صرف پڑهنا مطلوب نهیں بلکه ترتیل مطلوب هے جس میں هرهرکلمه صاف اور صحیح اداهو ۔ اور ترتیل میں تحسین صوت یعنی بقدراختیار خوش آوازي سے پڑهنا بهی شامل هے ۔

(۲۳)

سوال : اصحاب المیمنة سے مراد وة لوگوں هیں جوکه قیامت کے دن عرش کے داهنے جانب هونگے، یه ان لوگ هوں گے جوادم علیه کی داهنی جانب سے پیدا هوئے، اوران کے اعمالنامے ان کے داهنے هاتهوں میں دیئے جائیں گے، اور ان کو عرش کی داهنی جانب جمع کردیا جائے گا، یه سب لوگ جنتی هیں ۔ اصحاب المشئمة سے مراد وه آدمی هیں جوکه قیامت کے دن عرش کے بائیں جانب میں جمع هوگی، جو آدم علیه کے بائیں جانب سے پیدا هوئی اور ان کے اعمال نامے بائیں هاتهوں میں دیئے جائیں گے، اور یه سب لوگ جهنمی هیں ۔

(۲٤)

سوال : ماهی السورة المکیة والمدنیة ؟

جواب : واضح هے که جو سورة هجرت مدینه کے قبل حضور صلعم

پر نازل ھوئی ان سورتوں کو مکیه کھا جاتاھے اور جو سورتیں
ھجرت مدینه کے بعد نازل ھوئی اگرچه مکه میں بھی ھوتوان
سورتوں کو مدنیه کھا جاتاھے - بعض مفسرین نے فرمایا
جو سورتیں مکه میں نازل ھوا ان کو مکیه کھا جاتاھے اور
جوسورتیں مدینه میں نازل ھوا ان کو مدنیه کھاجاتا ھے۔
ھجرت کے کوئی اعتبار نھیں ھیں - لیکن قول اول اصح
ھے -

(۲۵)

سوال : ماھی السورة التی فیھا التسمیة مرتین ؟

جواب : سورة نمل میں تسمیه دومرتبه ھیں - ایك سورة کے ابتدا
میں ھے اور دوسرا سوره کے درمیان میں ھیں - سورة کے
درمیان میں آیت اسطرح ھیں که انه من سلیمان وانه بسم
الله الرحمن الرحیم -

(۲٦)

سوال : کم ایة فی السورة الفاتحة ومامعنی الضالین ؟

جواب : سورة فاتحه میں احناف رح کے نزدیك سات ایاتیں ھیں
جسکی ابتداالحمد لله الخ سے اور انتھا والاالضالین پر ھیں
- اور ضالین کے معنی گمراہ ھونے والے، صراط مستقیم
سے ھٹ کر چلنے والے -

(۲۷)

سوال : اذ نادي ربه باالوادالمقدس طوي - ما المراد بالمقدس
طوي ؟ بینوا -

جواب : طويا - یه طور سیناء کی ایك وادي کا نام ھے - جھان

حضرت موسیٰ علیه السلام کو نبوت ورسالت ملی ۔ اس کو وادی مقدس فرماگیا ۔ (منتخب)

(۲۸)

سوال : الھکم التکاثر حتی زرتم المقابر۔ مامعنی التکاثر وما المراد بالمقابر ؟

جواب : تکاثر یه کثرت سے ماخوذ ہے بمعنی کثرت کے ساته مال ودولت جمع کرنا۔ حضرت ابن عباس رض نے اس لفظ کی یهی تفسیر کی ھے اور یه لفظ تفاخر کے معنی میں استعمال کیاجاتاھے حضرت قتادہ کی یهی تفسیر ھے اور حضرت ابن عباس رض کی ایك روایت میں ھیں ھے که رسول الله صـ نے سورہ تکاثر پڑہ کر فرمایا که اس سے مراد یه ھے که مال کو نا جائز طریقوں سے حاصل کیا جائے اور مال پر جو فرائض الله کے عائد ھوتے ھیں انمیں خرچ نه کریں ۔

مقابرسے مراد ۔ عام طور پر لوگوں کی قبریں مراد ھے جسمیں مرنے کے بعد ھی پهونچ جائے یعنی عالم برزخ یا تو موت مراد ھے ۔

(۲۹)

سوال : الله الصمد ۔ مامعنی الصمد ؟ بینوا ۔

جواب : لفظ صمد کے بهت سے معنی ھوسکتے ھیں اسی لئے حضرات مفسرین کے اقوال اسمیں بهت ھیں ۔ امام حدیث طبرانی نے ان تمام اقوال کو جمع کرنے کے بعد فرمایا که یه سب صحیح ھیں اور انمیں جوصفات بیان کی گئی ھے وہ سب ھمارے رب کی صفات ھیں ۔ لیکن اصل معنی صمد کے یه ھیں که جسکی طرف لوگ اپنی حاجات وضروریات میں رجوع

کریں اور جو بڑائی اور سرداري میں ایسا هو که اس سے
کوئی بڑانهیں ۔ خلاصه یه که سب اسکے محتاج هوں وه
کسی کا محتاج نهیں ۔

(۳۱)

سوال : ما اسم الا عمیٰ الذي قال الله تعالیٰ ان جاءه الا عمیٰ؟
جواب : الله پاك سبحانه کا ارشاد ان جاءه الاعمیٰ میں اعمیٰ
سے مراد حضرت عبدالله بن ام مکتوم رضی الله عنه هے
۔ جوکه نا بیناتھے اور سچے کے طالب اور مخلص ایماندار
تھے ۔ حضور صلعم سے کچه سیکھنے کی خاطر اسکی خدمت
میں دوڑے هوے آئے تھے ۔

(۳۲)

سوال : کم من اية نزلت اولا وکم اخراوما هی ؟
جواب : نزول کے عتبار سے سب سے پهلے نازل هونے والی ایت سورة
علق کی پهلی پانچ ایتیں هیں یعنی اقراء باسم ربك الذي
خلق سے لیکر علم الانسان مالم یعلم تك هے اور سب سے
اخرمیں نازل هونے والی ایت سورة بقره کی ایت واتقوا
یوما ترجعون فیه الی الله ط ثم توفی کل نفس ماکسبت
وهم لایظلمون ه نازل هوئی هے ۔

(۳۳)

سوال : هل التسمية جزء من القران ام لا ؟
جواب : تسمیه یعنی بسم الله الرحمن الرحیم قرآن کا جزء هے،
کیونکه سورة نمل میں ایك ایت اسطرح هے که انه من سلیمان
وانه بسم الله الرحمن الرحیم ۔

(۳٤)

سوال : فی اي موضع نزل الوحی اولا ؟

جواب : سب سے پهلے وحی نازل هوا مکه کا یك پهاڑ جسکانام جبل نور هے اسکے ایك غار میں جسکا نام حراء هے ، کیونکه بعثت نبی سے قبل حضور صد حراء غار میں جاکر الله تعالیٰا کی عبادت اور دهیان میں مشغول رهتے توایك دن حکم خداوندي سے جبریل امین حضورصلعم کے پاس آگر کلام الله کو نازل فرمایا هے ۔

(۳۵)

سوال : ما معنی النفس وکم قسمالها بینوا ۔

جواب : نفس کے لفظی معنی روح، خون، بدن وغیره کی هیں اسکے علاوه سانس، عین شے، عظمت، همت، اراده وغیره معانی میں نفس کو استعمال کیا جاتاهے ۔ اور شریعت کی اصطلاح میں یه روح کی صفت واقع هوتی هے ۔ عناصر اربعه کے مجمعه کو نفس کها جاتا هے ۔

نفس کی تین قسم قران پاك میں ملتا هے یعنی نفس کی اقسام تین هیں (۱) نفس اماره ۔ (۲) نفس لوامه ۔ (۳) نفس مطمئنه

نفس اماره : وه نفس هے جوکه عالم سفلیٰا کی طرف جهك پڑي اور دنیا کی لذت وخواهشات میں پهنس کر بدي کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروي سے بهاگا ۔

نفس لوامه : وه نفس هے جوکه اگر عالم سفلیٰ کی طرف جهکتا اور شهوت وغضب میں مبتلا هوتا اور کبهی عالم علوي کی طرف مائل هو کران چیزوں کو براجانتا اور اس سے

دوربھاگتا - اور کسی برائی ھوجانے پر شرمندہ ھوکراپنی نفس کو ملامت کرتاھے -

نفس مطمئنه : وہ نفس ھے جوکه عالم علوي کی طرف مائل ھوا اور الله کی عبادت و اطاعت میں اسکو خوشی حاصل ھوئی اور شریعت کی پیروي سے سکون وچین محسوس کیا -

(۳٦)

سوال : قراء ۃ التسمیة فی اوائل السورسنة ام واجبة ؟

جواب : سورۃ کے پھلے تسمیه یعنی بسم الله پڑھنا احناف رح کے کے نزدیك واجب نھیں ھے بلك سنت ھے کیونکه یه سورۃ کے جزء نھیں ھیں بلکه قران کے جزء ھیں لیکن شوافع حضرات کے نزدیك واجب ھیں کیونکه انھوں حضرات نے تسمیه کو ھر سورہ کی جزء شمار کرتا ھے -

(۳۷)

سوال : من ھو اصحاب الایکة ؟

جواب : ایکة گھنے جنگل اور بن کو کھتے ھیں - اصحاب الایکة سے حضرت شعیب عه کے قوم اور بستی مدین کے اطراف کے باشندے مراد ھیں - اور کھا جاتاھے که ایکه کے معنی ھیں گھنا درخت اور ایساایك درخت مدین کے نواحی آبادي میں تھا - جسکی پوجاپاٹ ھوتی تھی - حضرت شعیب علیه السلام کا دائرہ نبوت اور حدود دعوت وتبلیغ مدین سے لے کر اس نواحی آبادي تك تھا، جھاں ایکه درخت کی پوجا ھوتی تھی - وھاں کے رھنے والوں کو اصحاب الایکه کھا گیا ھے - انھوں نے حضرت شعیب عله کو جھٹلایا بالاخر عزاب الھی سے تباہ وبرباد ھوئے -

(۳۸)

سوال : ما المراد باول الحشر فی قوله تعالیٰ من دیارھم لاول الحشر ؟

جواب : اول حشر سے مراد یہ ھے کہ مدینہ کے اطراف میں یھودیوں کے تین قبیلہ آباد تھے انمیں سے ایک قبیلہ بنو نضیر تھا انھوں نے حضور صلعم سے عھد شکنی کی تھی جسکی وجہ سے رسول صلعم نے ان کو جلاوطنی کی یعنی مدینہ سے نکال دیا وہ یھاں سے جاکر خیبر میں مقیم ھوا تھا انکی اس جلاوطنی کو قران کریم میں اول حشر فرمایا ھے کیونکہ ان کا جلاوطنی اسکے علاوہ اور ایک مرتبہ ھوا ھے جوکہ عمر رضہ نے خیبر سے اپنے دورمیں جلاوطن کیا اور شام کی طرف دھکیل دیا ھے ۔

(۳۹)

سوال : مفاتیح الغیب کم ھی وماھی ؟

جواب : مفاتیح الغیب پانچ ھیں : (۱) قیامت کے دن کا علم ۔ (۲) مینہ اترنے کا علم ۔ (۳) رحم میں ھونے والی چیز ۔ (٤) آئندہ کل کیا ھوگا اسکا علم ۔ (٥) اور کس زمین پر کسکا موت آئے گا اسکا علم ۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذاتکسب غدا وماتدری نفس بای ارض تموت ۔

(٤٠)

سوال : ماھی السورۃ التی لیست فی اولھا التسمیۃ ؟

جواب : سورۃ براءۃ یا سورۃ توبہ کے ابتدامیں تسمیہ نھیں ھے

جسطرح عام طورپر سورتوں کے ابتدا میں مصا حفوں
میں تسمیه لکھاجاتاهے ۔

(٤١)

سوال : ماالفرق بین مال الفیء والغنیمة ؟

جواب : مال غنیمت ومال فے کے درمیان فرق یه هے که جو مال کافروں سے، کافروں پر لڑائی میں فتح وغلبه حاصل ہونے کے بعد حاصل هواسکو مال غنیمت کها جاتا هے اور جو مال بغیر لڑائی کے صلح کے ذریعه یا جزیه خراج سے وصول هو اسکو مال فئے کها جاتاهے ۔ اور کبھی مال غنیمت کو بھی فئے سے تعبرهوتا هے ۔

(٤٢)

سوال : انا سنلقی علیك قولاثقیلا ۔ ما المراد بقوله تعالی‌ا قولا ثقیلا ؟

جواب : ثقیل کے معنی بھاري کے هیں اور قول ثقیل سے مراد قرآن کریم هے کیونکه اسکے بیان کرده حلال وحرام جائز اور ناجائز کے حدود کی دائمی پابندي طبعی طورپربھاري هے بجزاسکے که جس کے لیئے الله تعالی اسکو اسان بنادے ۔ اور بعض نے ثقالت سے وه بوجه مراد لیا هے جو وحی کے وقت نبی صلعم پڑ پڑ تھا جس سے سخت سردي میں بھی آپ صلعم پسینے سے شرابورهوجاتے ۔

(٤٣)

سوال : ما المراد بقوله تعالی وکنتم ازواجا ثلثة ؟

جواب : ابن کثیر رح نے فرمایا که قیامت کے دن تمام لوگ تین گروهوں

میں تقسیم ہوجاویں گے ایک قوم عرش کے داھنی جانب
ہوگی اور ان کے اعمال نامے ان کے داھنے ھاتھوں میں دیئے
جائیں گے یہ سب لوگ جنتی ھیں ۔ دوسري قوم عرش کے
بائیں جانب ہوگی اور ان کے اعمال نامے بائے ھاتھوں میں
دیئے جائیں گے یہ سب لوگ دوزخي ھیں ۔ اور تیري قسم
طائفہ سابقین کا ہوگا جورب عرش کے سامنے خصوصی
امتیاز اور قرب کے مقام میں ہوگا۔ جن میں انبیاء ورسل،
صدیقین وشہداء اور لیاء اللہ شامل ہوں گے ۔

(٤٤)

سوال : ما ھو البیت المعمور ؟

جواب : بیت کے معنی ھیں گھر اور المعمور کے معنی ھیں اباد اور
بھرے ہوئے کے ھیں ۔ توبیت معمور، ساتویں آسمان پروہ
عبادت خانہ ھے جس میں فرشتے عبادت کرتا ھے ۔ یہ عبادت
خانہ فرشتوں سے اس طرح بھرا ھوا ھوتا ھے کہ روزانہ اسمیں
سترھزار فرشتے عبادت کے لئے اتے ھیں جن کی پھر دوبارہ
قیامت تك باري نہیں آتی ۔ اور یہ گھر دنیا کے کعبہ کے بالمقابل
ھے ۔ اور بعض مفسرین نے بیت معمور سے مراد خانہ کعبہ
لیتے ھیں، جو عبادت کے لئے آنے والے انسانوں سے ھروقت
بھرارھتاھے ۔

(٤٥)

سوال : ما معنی التغابن وما المراد بیوم التغابن ؟ اکتبوا ۔

جواب : لفظ تغابن غبن سے مشتق ھے جسکے معنی خسارے
نقصان کے ھیں، مالی نقصان اورخسارہ کو بھی غبن کہا

جاتاهے اور رائے اور عقل کے نقصان کو بھی غبن کھاجاتا هے - مفردات القران میں هے که مالی خسارے کے لئے یه لفظ بصیغه مجهول استعمال کیا جاتا هے، اور رائے وعقل کے نقصان کے لیئے باب سمع سے استعمال کیا جاتا هے - یوم التغابن یعنی هارجیت کادن سے مراد قیامت کادن هے - قیامت کے دن کو یوم التغابن کهنے کی وجه یه هے که اس دن ایك گروه جیت جائے گا اور ایك هارجائے گا، اهل حق اهل باطل پر، ایمان والے اهل کفر پر اور اهل طاعت اهل معصیت پر جیت جائیں گے - سب سے بڑي جیت ایمان والوں کو یه حاصل هوگی ه وه جنت میں داخل هوجائیں گے اور وهاں ان گهروں کے مالك بن جائیں گے جو جهنمیوں کے لیے تهے اگر وه جهنم میں جانے والے کام نه کرتے اور سب سے، بڑي هار جهنمیوں کے حصے میں آئے گی جوجهنم میں داخل هوں گے، جهنمیوں نے خیرکو شرسے، عمده چیز کو ردي سے اور نعمتوں کو عزاب سے بدل لیا -

(٤٦)

سوال : من هم اصحاب الاخدود ؟

جواب : اصحاب الاخدود سے مراد یه هے که گزشته زمانے میں ایك کافرظالم بادشاه مع اپنے متبعین کے بهت سارے مرد اور عورت کو صرف مسلمان هونے کے جرم میں خندق کهدواکر اگ سے بهرکر مسلمانوں کو اس غضبناك خندق میں ڈال کر هلاك کیاتها اس بادشاه اور اسکے متبعین کو کلام الله میں اصحاب الاخدود کها گیا - حضرت ابن

عباس رض کے روایت کے مطابق یہ بادشاہ ملک یمن کابادشاہ تھا جسکا نام یوسف ذو نواس تھا اور اسکا زمانہ نبی صد کے ولادت باسعادت سے ستر سال پھلے کا زمانہ تھا ۔

(٤٧)

سوال : مالمراد باالثقلین ؟

جواب : ثقلان، ثقل کا تثنیہ ھے جسکے معنی وزن اور بوجہ کے ھیں ثقلان سے مراد انسان اور جن ھیں زمین پررھنے والی ذي روح چیزوں میں جن وانس سب سے زیادہ وزن دار قابل قدرھیں، لھذاجن وانس کو ثقلان سے تعبیر کیا گیاھے ۔

(٤٨)

سوال : اصحاب الرس وقوم تبع من ھم وما ھم اسماء انبیاء ھم ؟

جواب : اصحاب الرس : لفظ رس عربی زبان میں مختلف معنی کے لیئے آتاھے، مشھور معنی کچے کنویں کے ھیں یعنی جو کنواں اینٹ پتھر وغیرہ سے پختہ نہ کیاگیا ھو، اصحاب الرس سے مراد قوم ثمود کی باقی ماندہ لوگ ھیں جو عذاب کے بعد باقی رھے، مفسرین نے ان کا قصہ یہ لکھاھے کہ جب حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا توان میں سے چارھزار آدمی مسلمان ھونے کی وجہ سے محفوظ رھے، یہ لوگ اپنے مقام سے منتقل ھوکر حضرموت میں جاکر مقیم ھوگئے اور ایک مع صالح علہ ایک کنویں پر جاکر ٹھر گئے یہ لوگ یھیں رہ پڑے پھر ان کی نسل میں بت پرستی شروع ھوگئی اخر عذاب الھی سے تباہ ھواھے ۔

قوم تبع : تبع سے مراد قوم سباھے ۔ سبامیں حمیر قبیلہ تھا، یہ اپنے

بادشاہ کو تبع کہتے تھے ۔ جسے روم کے بادشاہ کو قیصر، فارس کے بادشاہ کو کسریٰ ، مصرکے حمکراں کو فرعون کہا جاتا ھے ۔ اهل تاریخ کا اتفاق ھے کہ تبابعہ میں سے بعض تبع کو بڑا عروج حاصل ھوا اور اپنے وقت کی یہ ایك عظیم ترین قوم تھی جوقوت وطاقت ۔ شوکت وحشمت اور فراغت وخوش حالی میں ممتاز تھی ۔ لیکن جب اس قوم نے پیغمبروں کی تکزیب کی تواسے برباد کردیاگیا ۔

(٤٩)

سوال : مالمراد بقوله تعالی قرضا حسنا ؟

جواب : قرض حسن دینے کا مطلب یہ ھے کہ اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنا یہ مال جوانسان اللہ کی راہ میں خرچ کرتاھے، اللہ ھی کا دیا ھوا ھے ۔ اس کے باوجود قرض قرار دینا یہ اللہ کا فضل واحسان ھے ۔

یاتویہ ایك مطلب ھوسکتاھے کہ دنیا میں ادمی خداکے راستہ میں خرچ کرے اور اخرت میں اللہ تعالی اسکی بدلہ ثواب سے دیگا۔

(٥٠)

سوال : مالمراد بقوله تعالی الیوم الموعود ؟

جواب : یوم موعود سے مراد قیامت کے دن ھے، کیونکہ اس دن لوگون کواپنے مالك رب العزت کے سامنے حاضر ھوکر اپنے اپنے اعمال کی حساب دیناپڑیگا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کرےگا ۔

(٥١)

سوال : ماالمراد بقوله تعالیٰ سدرة المنتھیٰ وجنة الماء ویٰ ؟

جواب : سدرة لغت میں بیری کے درخت کو کھتے ھیں اور منتھیٰ کے معنی انتھاکی جگه ۔ سدرة المنتھیٰ ایك بیری کادرخت ھے جو چھٹے یا ساتویں آسمان پر عرش رحمن کے نیچے ھے اور تمام فرشتوں کی رسائی کی یه اخري حدھے، اس سے اوپر کوئی فرشته نھیں جاسکتا ۔ فرشتے الله کے احکام بھی یھیں سے وصول کرتے ھیں ۔

مأ ویٰ کے معنی ٹھکانه اور آرام کی جگه، جنت کو مأ ویٰ اس لئے فرمایا که حضرت آدم عله کا ماویٰ ومسکن یھی تھا ۔ اور بعض کھتے ھیں که روحیں یھاں جاکر جمع ھوتی ھے ۔

(۵۲)

سوال : کم مفصلات فی القران الکریم ؟ بینوامع حدھا ۔

جواب : احناف رح کی نزدیك قران کریم میں تین مفصلات ھیں :

(۱) طوال مفصل : سورة حجرات سے لیکر سورة بروج تك ھے ۔

(۲) اوسط مفصل : سورة طارق سے لیکر سوره بینه تك ھے ۔

(۳) قصار مفصل : سورة زلزال سے لیکر سورة ناس تك ھے ۔

(۵۳)

سوال : فباي الاء ربکماتکذبان ۔ لماذا کررھذه الایة فی القران الکریم؟ بینوا۔

جواب : سورة رحمان میں مزکوره ایت یعنی فباي الاء ربکما تکذبان اکتیس مرتبه آیاھے جو بظاھر تکرار معلوم ھوتا ھے اس قسم کی تکرار کا فائده یه ھے که سورة رحمان میں حق تعالیٰ

کی دنیاوي اور اخروي نعمتوں کے بیان هیں اسی لئے جب کسی خاص نعمت کا ذکر فرمایا تو ایك جمله لوگوں کو متنبه کرنے اور شکر نعمت کی ترغیب دینے کے لیئے ایت کو فرمایا - کسی لفظ یا جملے کا تکرار بهی تاکید کا فائده دیتاهے اس لئے یه فصاحت وبلاغت کاخلاف نهیں -

علامه سیوطی رحمة الله نے فرمایا که اس قسم کی تکرار کا نام تردید هے وه فصحاء بلغاء عرب کے کلام میں مستحسن اور شیریں سمجها گیا هے، نثر اور نظم دونوں میں استعمال هوتا هے -

(٥٤)

سوال : ماالمراد باالنبا العظیم ؟

جواب : نباعظیم یعنی عظیم الشان خبرسے مراد کیاهے اسمیں مختلف اقوال ملتاهے - بعض مفسرین نے قرآن مجید مراد لیاهے کیونکه کافر لوگ اس کے بارے میں مختلف باتیں کرتے تهے، کوئی اسے جادو، کوئی کهانت وغیره بتلاتاتها - اور بعض مفسرین نے قیامت کا هونا اور دوباره زنده هونا مراد لیاهے -

(٥٥)

سوال : باي زمان اشار بحین بقوله تعالیٰ حین من الدهر ؟

جواب- قول باري تعالیٰ حین من الدهر میں حین سے کیا مراد هے اس بارے میں اکثر مفسرین کے رائے یه هے که اس سے مراد روح پهونکے جانے سے پهلے زمانه هے جو چالس سال هے - اور بعض مفسرین نے فرمایا الانسان کالفظ بطور جنس کے استعمال هوا اور حین سے مراد حمل قرار ک

بعد سے پیدائش تک کاوقت هے جوعادة نومهنیے هو تے هیں
جس میں وہ قابل ذکر چیزنهں هوتا ۔

(٥٦)

سوال : ماالمراد بشدید القوي ؟

جواب : شدیدالقويا کے بارے میں ائمه تفسیر سے دو تفسیر منقول هے، ایك کا حاصل یه هے که اس ایات کو واقعه معراج کا بیان قرار دیکر حق تعالی سے تعلیم بلاوسطه حق تعالیٰا کے ذکر پر محمول فرمایا اور شدیدالقوي' حق تعالیٰ'کی صفات وافعال قرار دیا صحابه کرام میں حضرت انس رض اور ابن عباس رض سے یه تفسیر منقول هے ۔ اور بهت سے حضرات صحابه وتابعین اور ائمه تفسیر نے شدیدالقوي سے مراد حضرت جبریل علیه السلام لیا هے ۔

(٥٧)

سوال : ما المراد بالمشرقین والمغربین ؟

جواب : سردي اور گرمی میں آفتاب کا مطلع بدلتاهے، اس لئے سردي کے زمانے میں مشرق یعنی آفتاب کے نکلنے کی جگه اور هوتی هے اور گرمی کے زمانه میں دوسري، انهی دونوں جگهوں کو ایت میں مشرقین سے تعبیر فرمایا هے، اسی طرح اسکے بالمقابل مغربین فرمایا یعنی غروب هونے کی جگه دو هوتا هے که سردي میں غروب آفتاب کی جگه اور هوتی هے اور گرمی میں دوسري ۔

(٥٨)

سوال : هل التسمیة جزء من الفاتحة ام لا ؟

جواب : تسمیه یعنی بسم الله الرحمن الرحیم سورة فاتحه کا
جزء هے یا نهیں اس بارے میں ائمه کرام کے اختلاف هیں،
چنانچه همارے احناف رح کے نزدیك تسمیه سورة فاتحه
کا جزء نهیں هے هاں یه قرآن کاجزء هیں لیکن شوافع رح
کے نزدیك تسمیه سورة فاتحه کا جزء هیں ایساهی انکے نزدیك
تسمیه هرسورة کاجزء هیں ۔

(٥٩)

سوال : هل المعوذتان من القران ام لا ؟ بینوا ۔

جواب : معوذتان یعنی سورة فلق اور سورة ناس قران یعنی کلام
الله هونے میں کوئی شك نهیں هے اگرچه اسکے شان نزول
شفاکے لیئے هواهے ۔ صرف ابن مسعود رض نے اپنے مصحف
میں نهیں لایا۔ اس لئے بعض حضرات کا خیال هے که انکے
نزدیك معوذتان جزء قران نهیں ۔

(٦٠)

سوال : اية سورة نزلت اولا واية سورة نزلت اخرا ؟

جواب : نزول کے اعتبار سے سب سے پهلے نازل هونے والی سورة
سوره فاتحه هے اور سب سے اخر میں نازل هونے والی سورة
سوره نصر هے ۔

(٦١)

سوال : ما الفرق بین التفسیر والتاویل ؟

جواب : تفسیر اور تاویل کے درمیان فرق :

لغوي فرق ۔ تفسیر مصدر هے فسرسے مشتق بمعنی کشف
وایضاح تاویل مشتق هے اول سے جسکے معنیا رجوع کے هیں۔

اصطلاحی فرق ۔ اصطلاحی معنی میں متقدمین کے نزدیک تفسیر اور تاویل کے درمیان کوئی فرق نہیں بلکہ دونوں سے مراد ایک ھی ھے مگر جمھور متاءخرین فرق کرتے ھیں انمیں سے حضرت امام راغب رح کا قول ھے کہ تفسیر اعم ھے تاویل سے ۔ اور تاویل کا استعمال کتب الھیہ میں خاص ھے اور تفسیر کا استعمال کتب الھیہ اور اسکے غیر میں عام ھے ۔

(۱)

سوال : حمٓ ہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیزالحکیم ہ ماخلقنا السموات والارض ومابینھما الا بالحق واجل مسمی ط والذین کفروا عما انذروا معرضون ہ

(الف) ترجموا الایات ۔ (ب) بینوا معنی حمٓ ۔ (ج) بینوا شان نزولھا ۔ (د) ما الفرق بین النزول والتنزیل ؟

جواب : (الف) اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے ھے ۔ ھم نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی تمام چیزوں کو بھترین تدبیرکے ساتھ ھی ایک مدت معین کے لئے پیدا کیا ھے اور کافرلوگ جس چیزسے ڈرائے جاتے ھیں منہ موڑ لیتے ھیں ۔

(ب) حمٓ یہ حروف مقطعات میں سے ھیں ۔ حروف مقطعات ان متشابھات میں سے ھیں جن کا علم صرف اللہ کو ھے، اس لیئے ان کے معانی ومطالب میں پڑنے کی ضرورت نھیں ھے ۔ حروف مقطعات لانے کے بارے میں بعض مفسرین نے اسکے دوفوائدبیان کیئے ھیں ۔ ایک یہ کہ یہ قران

اسی قسم کے حروف مقطعات سے ترتیب وتالیف پایاھے جس کے مثل تالیف پیش کرنے سے عرب عاجز آگئے یہ اس بات کی دلیل ھے کہ یہ قران اللہ ھی کا نازل کردہ ھے اور جس رسول پر یہ نازل ھواھے وہ سچا رسول ھے، جو شریعت وہ لے کرآیا ھے انسان اسکا محتاج ھے اور اسکی اصلاح اور سعادت کی تکمیل اسی شریعت سے ممکن ھے ۔ دوسرا فائدہ یہ ھے کہ مشرکین اپنے ساتھیوں کو اس قران کے سننے سے روکتے تھے کہ مبادا وہ اس سے متاثر ھو کر مسلمان ھوجائیں ۔ اللہ تعالی نے مختلف سورتوں کا آغاز ان حروف مقطعات سے فرمایا تاکہ وہ اسکے سننے پر مجبور ھوجائیں کیوں کہ یہ اندازبیان اور انوکھا ھے ۔

(ج) شان نزول : کفارمکہ حضور اقدس صلعم کے رسالت کا انکار کرتے تھے اور قران کریم کو اللہ کا کلام نھیں مانتے تھے اسی طرح قیامت کے دن کے بارے میں انکار کرتے تھے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان ایاتوں کو نازل کرکے ان کے تمام باتوں کی تکزیب کی اور انکے زعم باطل کی تردید کی ھے ۔

(د) نزول اور تنزیل کے درمیان فرق یہ ھے کہ نزول کے معنی ھیں ایك بار اتارنا اور تنزیل کے معنی ھیں بار بار اتارنا۔ جیساکہ کتب سماویہ علاوہ قرآن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نزول سے تعبر کیاھے اور قرآن کریم کو تنزیل سے تعبیر کیا ھے چونکہ قران کریم کو ایك آیت دوایت ایك سورۃ دوسورۃ کرکے تقریبا تیس سال میں مکمل کیا اور باقیہ کتب سماویہ جساکہ تورات انجیل وغیرہ کو ایك ھی مرتبہ مکمل نازل فرمایا ۔

(۲)

سوال : و وصینا الانسان بوالدیه احسانا حملته امه کرها و وضعته کرها وحمله وفصاله ثلثون شهرا ط حتی اذابلغ اشده وبلغ اربعین سنة قال رب اوزعنی ان اشکرنعمتك التی انعمت علی وعلی والدي وان اعمل صالحا ترضه واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیك وانی من المسلمین ہ

(الف) ترجموا الایات الکریمة - (ب) بینوا مدة الحمل والرضاعة مع اختلاف الائمة - (ج) من هو القائل فی قال رب اوزعنی-

جواب : (الف) ترجمه - اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اسکی ماں نے اسے تکلیف میں رکھا اور تکلیف برداشت کرکے اسے جنا - اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہنیے کا ہے -یہاں تك کہ جب وہ اپنی پختگی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیري اس نعمت کا شکربجالاوءں جو تونے مجھ پر ارو میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیك عمل کروں جن سے توخوش ہوجائے اور تومیري اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیري طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں -

(ب) مدت حمل :

حمل کی اقل مدت چہ ٦ ماہ ہیں اسپر جمہور ائمہ کا اتفاق ہے - لیکن حمل کي اکثرمدت میں فقہائے امت کا اختلاف

ھے - چنانچه ھمارے امام اعظم ابوحنیفه رح کے نزدیك دوسال ھیں اور امام شافعی رح کے نزدیك چار سال اور امام مالك رح سے مختلف روایات منقول ھیں - چار سال، پانچ سال، سات، سال اور امام احمد رح کی مشھور روایت چار سال کی ھے -

مدت رضاعت :

اکثرمدت رضاعت کے بارے میں فقھائے امت کا اختلاف ھے چنانچه آئمه ثلاثه (شافعی رح مالك رح، احمدرح) اور ھمارے احناف میں سے صحابین (محمد رح ابویوسف رح) کے نزدیك اکثرمدت رضاعت دو سال ھیں اور ھمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفه رح کے نزدیك ڈھائی سال (تیس مھینه) ھے -

آئمه ثلاثه اور صحابین رح ایت والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین سے استدلال کرتے ھوئے فرمایا که وھاں الله تعالی نے رضاع کی مدت دو سال بتایا ھے اور امام ابوحنیفه رح نے مزکوره ایت سے استدلال کرتے ھیں که وھاں ایت حمله وفصاله ثلثون شھرا - حمل اور فصال دونوں کی مدت ثلثون شھرا مقررکی گئی ھے اور جس جگه دوشئی کے لئے ایك مدت مقرر کیا جاوئے وھاں ھرشی میں وه مدت کامل طورپر مراد ھوتی ھے لھذا ایت میں حمل اور فصال ھریك کے لیئے ثلثون شھراکے اعتبار ھوگا لیکن حمل کے لئے اس مدت حدیث عائشه رض کی وجه سے منقص پایاگیا اب فصال کے لئے ثلثون شھرابحاله باقی رھا -

(ج) مفسرین حضرات کے نزدیك رب اوزعنی الخ یه دعا حضرت ابوبکرصدیق رضی الله تعالی عنه کا هے ۔ کیونکه ایت کریمه میں جونعمت کے بارے میں شکریه ادا کرنے کی توفیق کا دعا هے یه نعمت سیدنا ابوبکرصدیق رضی الله تعالی عنه کو میسرهوئی تهی ۔

(۳)

سوال : واذ صرفنا الیك نفرامن الجن یستمعون القران فلما حضروه قالوا انصتوا فلما قضی ولوا الی قومهم منذرین ہ قالوا یقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی مصدقالما بین یدیه یهدي الی الحق والی طریق مستقیم ہ

(الف) ترجموالایات الکریمة ۔ (ب) بینواتعریف الجن واعدادهم ۔ (ج) کم مرة لقی النبی صلعم با الجن ۔ (د) بینوا الواقعة المتعلقة ۔

جواب : (الف) ترجمه :

اور جب که هم جنات کی ایك جماعت کو آپ کی طرف لے آئے جو قرآن سننے لگے تهے ۔ غرض جب وه قرآن کے پاس آپهنچے ۔ کهنے لگے که خاموش رهو ۔ پهرجب قرآن پڑها جاچکا هے تو وه لوگ اپنے قوم کے پاس خبرپهنچانے کے واسطے واپس گئے کهنے لگے که اے بهائیو هم ایك کتاب سن کرآئے هیں جوموسیعله کے بعد نازل کی گئی هے جواپنے سے پهلی کتابوں کی تصدیق کرتی هے، حق اور راه راست کی طرف رهنمائی کرتی هے ۔

(ب) تعریف الجن :۔

الجن هوجسم ناري يشتكل باشكال مختلفة ياكل ويشرب و ينام ويتولد وفيه الذكر والانثى وفى التفسير المظهري الجن اجسام ذات ارواح عاقلة كاالانسان خفية عن اعين الناس ولذالك سميت جنا خلقت من نار كما ادم خلقت من طين ۔

اصل جن کی تعداد کتنے ھے وہ تو اللہ ھی کو معلوم ھے کسی انسان کویه علم نهیں ھے ۔ لیکن آیت کے پیش نظر حصورص کے پاس نفرا من الجن میں کتنی عدد ھے اسمیں اختلاف ھے ۔ چنانچه رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضہ سی مروي ھے که یه تعداد سات ھے اور بعض نے اسکی تعداد نو بتایا ھے ۔ جیساکه تفسیر مظهري میں ھے که عن ابن عباس رضہ کانواسبعة من جن نصیبین وقال الاخرون تسعة ۔

(ج) حضورصہ کا جنوں سے کتنے مرتبه ملاقات هوئی اس بارے میں مختلف اقوال هیں ۔ بعض روایت میں چار اور بعض میں چه اور بعض میں سات آتاهیں اور حضرت ابن عباس رضہ سے نقل ھے که جنات حضورصہ کی خدمت میں بار بار حاضر هوئے ۔ خفاجی رح فرمایا که احادیث کی روایات جمع کرنے سے معلوم هوتا ھے که جنات رسول صہ کی خدمات میں حاضر هوکر استفادہ کی واقعات چه مرتبه پیش آیاھے ۔

(د) واقعه :۔ بعثت محمدي سے قبل جنوں کو کچه آسمانی خبریں معلوم هوجاتی تهیں ۔ لیکن رسول الله صلعم کی بعثت کے وقت جب جنات کو آسمانی خبریں سننے کے لیئے

اوپر جاتا تو اس پر شہاب ثاقب پھینک کر دفع کر دیا جانے لگا ۔ جنات میں اسکا تذکرہ ہوا کہ اسکا سبب معلوم کرنا چاہئے کہ کونسا واقعہ دنیا میں ہوا ہے جسکی وجہ سے جنات کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا۔ جنات کے مختلف گروہ دنیا کے مختلف خطوں میں اس کی تحقیقات کے لیئے پھیل گئے، ان کاایک گروہ حجاز کی طرف بھی پہنچا اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ساتہ مقام بطن نخلہ میں تشریف فرماتے تھے اورسوق عکاظ کی طرف جانے کاقصد تھا اس مقام بطن نخلہ میں آپ صبح کی نماز پڑھارہے تھے کہ وہ جنات یہاں پہنچے قرآن سن کرکھنے لگے کہ بس وہ نئی بات یہی ھے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ھی ۔ قرآن کی اواز انہیں بہت عجیب وموثر ودلکش معلوم ہوئی اور اسکی عظمت وھیبت دل پر چھاگئی ۔ آپس میں کھنے لگے چپ رہو اور خاموشی کے ساتہ یہ کلام پاک سنو ۔ پھرجب حضورص قران پڑہ کر فارغ ہوئے یہ لوگ اپنے دلوں میں ایمان ویقین لے کرواپس گئے اور انکی قوم کو نصیحت کی ۔

(٤)

سوال : انا فتحنالك فتحا مبينا ہ ليغفرلك الله ماتقدم من دنبك وماتاخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما ہ وينصرك الله نصراعزيزا ہ (الف) ترجموالايات الكريمة - (ب) ماالمراد بالفتح المبين ؟ (ج) بينوا شان نزولها ۔ (د) فى اية سنة نزلت سورة الفتح ۔ (ر) ماهى شرائط كانت

المعا هدة بين النبی صلعم واهل مكة يوم الحديبية بينوا ما۔

جواب : (الف) ترجمه : بیشك (اے نبی) هم نے آپ كو ایك كهلم كهلا فتح دي هے ۔ تاكه جو كچه تیرے گناه اگے هوئے اور جو بچهے سب كو الله تعالی معاف فرمائے، اور تجه پر اپنا احسان پورا كردے اور تجهے سیدهی راه چلائے ۔ اور آپ كو ایك زبردست مدد دے ۔

(ب) فتحا مبینا سے كس فتح مراد هیں اسمیں مختلف اقوال هیں، چنانچه حضرت انس رض سی مروي هے كه اس سے فتح مكه مراد هیں اور حضرت مجاهد رح كے نزدیك فتح خیبر هیں ۔ لیكن صحیح قول اسمیں یه هے كه اس سے مراد صلح حدیبیه هے رواه احمد وابن سعد وابی داود والحاكم والصحیح انه صلح الحدیبیه ۔

(ج) شان نزول : حضرت حاكم وغیره سے مروي هے كه سورة فتح اول سے اخر صلح حدیبیه كے شان میں نازل هوا هے اور حدیبیه جوكه مكه اور مدینه كے درمیان ایك جگه كا نام هے اور اسكی واقعه درج ذیل هیں :

حضور صد نے ٦ هجري میں ایك خواب دیكها كه آپ صد نے اپنے اصحاب كے ساته حج كیا اور خانه كعبه كی كلید اپنے قبضه میں كرلی بعض اصحاب رسول صد نی حلق اور بعض نے قصركیا ۔ تو اس خواب كو اپنے اصحاب سے بیان كیا اور عمره كی تیاري شروع كردي اور آخر انصار ومهاجرین كے ساته عمره كی نیت سے روانه هوگئے ۔ اعراب میں سے جو شخص خوشی سے ساته هوا اس كولیا ۔ نه ساته هوا اس پر اصرار بهی نه كیا ۔ سوائے تلوار اور تیركے كوئی سلاح

ساته نه لیا ۔ اور یة بات اچھی طرح ظاهر کردي گئی که آپ کا به سفر محض عمره کی غرض سے هے جنگ کا قطعا اراده نهیں هے ۔ تو اسی طرح حضور صد نے ایك هزار چار سواصحاب کے ساته مکه کی طرف روانه هوئے ۔ بهرحال جب حدیبیه پهونچا تو آپ کا اونٹ قصوي بیٹه گئے لوگوں نے اٹهانے کی کوشش کی مگرنه اٹها ۔ آپ صد نے فرمایا جس نے اصحاب فیل کو مکه سے روك دیا تها اس نے اسکو روك دیا هے ورنه یه اونٹ ایسا نهیں هیں ۔ اسکے بعد آپنے فرمایا که خداکی قسم میں ان تمام باتوںکو قبول کروں گا جس میں حرم کی تعظیم هوگی ۔ آپ صد نے وهاں سے مکه والوں کے پاس قاصد بهیجاکه هم لڑے نهیں آئے هم کوانے دو ۔ هم عمره کرکے چلے جایئنگے کچه جواب نه ملاتو اپ ص نے حضرت عثمان غنی رضد کو قریش کیطرف بهیجا ۔ ان سے کها که تم کفارسے کهنا که محض عمره کی نیت سے آئے هیں قتال مقصود نهیں هے اورکفار کواسلام کی دعوت دیجیوء اور جومرد اور عورت مسلمان مکه میں هیں ان کو بشارت دیجیوکه خداوند کریم جلد اسلام کومکه میں غالب کرنے والا هے ۔ حضرت عثمان غنی رضد کو قریش نے روك لیا ۔ ادهر خبرمشهور هوگئی که عثمان رضد کو شهید کردیا گیا ۔ حضور صد نے یه خبرسنتے هی تمام صحابه سے ایك درخت کے نیچے بیٹه کر بیعت لی اس بات پر کر اگر لڑائی شروع هوجائے تو کوئی شخص فرارنه هو ۔ تو اسپرتمام صحاب حضورصد کے ساته پر بیعت کرلی ۔ اسکے بعد حضرت

عثمان غنی رضہ آئے ادھر بیعت کی خبر سے کفار مکه خوف زاده هوئے اور بغرض صلح آپ صہ کی خدمت میں حاضر هوئیں ۔ صلحنامه لکھنا قرار پایا اور سال آئنده حضور صہ کا تشریف لانا قرار پایا ۔ صلح کے تمام کام طے هوجانے پر اپ ص نے حدیبیه هی هدي کا جانور ذبح کردیا ۔ حلق وقصر کرکے احرام کھولدیا اور مدینه کیطرف روانه هوگیا راسته میں به سورة نازل هوا ۔

(د) واضح هوکه سورة فتح ذیقعده ٦ هجري میں حدیبیه سے واپس هوئے وقت راه میں نازل هوئی ۔ جیساکه مروي هے اخرج الحاکم قال نزلت سورة الفتح فی شان الحدیبیه بین مکه والمدینة من اولها الی اخرها ۔

(ر) حسب ذیل شرائط پر حضور صہ اور اهل مکه کی درمیان صلح حدیبیه قرار بایاتها ۔

(١) دس برس تك لڑائی بالکل موقوف رهے گی۔ سب لوگ ایك دوسرے سے بالکل بے خوف هوجائیں گے ۔

(٢) مسلمان اس سال لوٹ جائیں گے ۔ سال آنده میں آئیں اور تین دن مکه میں رهیں اس شرط پر که تلوار میاں میں چھپی هو ۔

(٣) جومسلمان قریش کے پاس آئے قریش ان کو واپس نه کرینگے ۔ اور قریش کا کوئی شخص اگر بغیراذن اپنے ولی کے چلاجائے تو وه قریش کو واپس کردیا جائیگا ۔

(٤) هم لوگوں میں موادعة هے یعنی کوئی کسی سے مکرو فریب نه کرے گا ۔

۵. سوال : لقد صدق الله رسوله الروءیا باالحق لتد خلن المسجد الحرام ان شاء الله امنین محلقین روءسکم و مقصرین لاتخافون فعلم مالم تعلموا فجعل من دون ذالك فتحا قریبا ۔

(الف) ترجموالایات الشریفة ۔

(ب) ایة سنة راي النبی صلعم هذه الرویا بینوا الواقعة مفصلا ۔

(ج) ما المراباالفتح القریب ۔

(د) ماهی الرویا وکم قسمالها ؟

جواب : (الف) ترجمه :

یقینا الله تعالیٰ نے اپنے رسول صد کو خواب سچادیکھایا که ان شاء الله تم یقینا پورے امن وامان کے ساته مسجد حرام میں داخل هوگے سرمنڈواتے هوئے اور سرکے بال کترواتے هوئے نڈرهوکر وه ان امور کو جانتے هے جن هیں تم نهیں جانتے پس اس نے اس سے پهلے ایك نزدیك کی فتح تمهیں میسرکی ۔

(ج) واضح هے که قول تعالیٰ فتحاقریبا سے اکثرمفسرین نے صلح حدیبیه مراد لئے هیں کیونکه صلح حدیبیه هی بعد میں بے شمار فتوحات کی دروازکهولتی هے ۔ لیکن بعض مفسرین نے فتح خیبرمراد لئے هے ۔

(د) عرب کی اصطلاح میں خواب کوروءیا کها جاتا هیں ۔ پهر اوءیاکی تین قسم هیں :

(۱) حدیث من النفس : وه هے که آدمی رات دن جس کام پر مبتلا رهتے هو نیند میں وهی چیزیں نظرآتی رهتی هے ۔

(۲) تخویف من الشیطان : وه هے که خواب میں بعض

خوفناك منظر ديكھا كر شيطان انسان كو خوفزده كرتاهے۔

(۳) مبشرات من الله : وة نبوت كى چھياليسوان حصه هے جيساكه احاديث ميں آياهے الروء يا الصالحة خيرء من ستة واربعين جزء امن النبوة ۔

٦۔ ياايهاالذين امنولا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبى ولا تجهرواله باالقول كجهر بعضكم لبعض ان تحبط اعمالكم وانتم لا تشعرون ہ ان الذين يغضون اصواتهم عندرسول الله اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقويا لهم مغفرة واجر عظيم ہ

(الف) ترجمو الايات الكريمة۔ (ب) بينوا شان نزولها ۔

(ج) بينواكيفية اداب الرجل عندالاساتذة وامراء ہ ۔ (د) كيف يكون حبط العمل برفع الصوت فما الجواب عندكم۔

(ب) شان نزول : مزكوره آيتوں كے نزول كا قصه يه هے كه ايك مرتبه قبيله بنوتميم كے لوگ حضور صہ كى خدمت ميں حاضرهوئے يه بات زيرغورتهى كه اس قبيله حاكم كسكو بناياجائے ۔ حضرت ابوبكرصديق رض نے قعقاع ابن معبد كى نسبت رائے دي اور حضرت عمر رض نے اقرع بن حابس كے متعلق رائے دي، اس معامله ميں حضرت ابوبكر وعمر رضى الله عنهما كے مابين آپ صہ كى مجلس ميں گفتگو هوگئى اور گفتگو بڑھ كر دونوں كى آوازيں بلند هوگئيں اس پر يه آيات نازل هوئيں ۔

جواب : مزكوره آيت ميں حبط اعمال كا علت رفع صوت بتايا هے حالاں كه حبط اعمال يعنى اعمال صالح كو ضائع كردينے

والی چیزتو باتفاق اهل سنت والجماعت صرف کفرهے ۔
کسی ایك معصیت اور گناہ سے دوسرے اعمال صالحه ضائع نهیں هوتی تو حضرت حکیم رح نے اسکی توجیه ایسی فرمائی هے که آیت کے معنی یه هیں که مسلمانو تم رسول صد کی اواز ے اپنی آواز بلند کرنے سے بچو، کیونکه ایسا کرنے میں خطرہ هے که تمهارے اعمال حبط وضائع هوجائیں، اور وہ خطرہ اس لئے هے که رسول صد سے پیشقدمی یا ان کی آواز پراپنی آوازکو بلند کرکے غالب کرنا ایك ایساامور هے جس سے رسول صد کی شان میں گستاخی اور بے ادبی هونے کا بهی احتمال هے جو ایذائے رسول کا سبب هے اسی لئے ان کو مطلقا ممنوع اور معصیت قراردیاهے اور بعض معصیتوں کا خاصه یه هوتاهے که اسکے کرنے والے سے توبه اور اعمال صالحه کی توفیق سلب هوجاتی هے اور گناهوں میں منهمك هوکرانجام کارکفرتك پهنچ جاتاهے جو سبب هے حبط اعمال کا ۔

۷

سوال : یاایهاالذین امنوان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا ان تصیبوا قوما بجهالة فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین ۃ واعلموا ان فیکم رسول الله لویطیعکم فی کثیرمن الامر لعنتم ولکن الله حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئك هم الراشدون ہ
(الف) ترجموالا یات ۔ (ب) بینوا شان نزولها ۔

جواب : (الف) اے مسلمانو! اگرتمهیں کوئی فاسق خبردے تو تم

اس کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو ایسانہ ہوکہ نادانی میں کسی قوم کوایذاء پہنچادو پھر اپنے کیئے پریشمانی اٹھاوء - اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے رسول موجودھیں اگروہ تمھاراکہا کرتے رہے بہت امورمیں، توتم مشکل میں پڑ جاوء لیکن اللہ تعالیٰ نے ایمان کو تمھارے لیئے محبوب بنادیا ھے اور اسے تمھارے دلوں میں زینت دے رکھی ھے اور کفر کو اور گناہ کو اور نافرمانی کو تمھارے نگاھوں میں ناپسندیدہ بنادیا ھے، یھی لوگ راہ یافتہ ھے -

(ب) شان نزول : یہ آیت اکثرمفسرین کے نزدیك حضرت ولیدبن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں نازل ھوئی ھے، جنھیں رسول خدا صلعم نے بنوالمصطلق کے صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجاتھا زمانہ جاھلیت میں قبیلہ بنو المصطلق اور ولیدبن عقبہ رض کے درمیان عداوت تھی - جب ولید بن عقبہ رض ان کے دیار کے قریب پہنچے اس قبیلہ کے لوگوں کو چونکہ یہ معلوم تھاکہ اس تاریخ پر حضورؐ کا قاصد آئیگا تویہ تعظیما بستی سے باھرنکلے کہ ان کا استقبال کریی - ولیدبن عقبہ رض کو شبہ ھوگیا کہ یہ شاید پرانی دشمنی کی وجہ سے مجھے قتل کرنے کی ارادہ میں ھیں تو آپ راستہ ھی سے واپس ھوگئے اور جاکر حضورص سے اپنے گمان کے مطابق یہ عرض کردیا کہ وہ لوگ زکوۃ دینے کے لئے تیار نھیں، بلکہ میرے قتل کی درپے ھوئے، اس پر حضور ص کو غصہ آیا اور حضرت خالدبن ولید رض کی سرکردگی میں ایك دستہ مجاھدین کا روانہ کیا، توراستہ

میں حارث بن ضرار سے ملاقات ہوئی اور گفتگو کے بعد حضور کے پاس لوٹ کرآیا اور تمام واقعه بیان کیا تو اسپر یه ایات نازل ہوئی ۔ بعض مفسرین کے نزدیك یه ایت عام ھے اس بیان پر نازل ہوئی که کسی فاسق کے قول پر اعتمادنه کیاجائے ۔

(۸)

سوال : وان طائفتان من الموء منین اقتتلوا فاصلحوابینهما فان بغت احداهما علی الاخري فقاتلوالتی تبغی حتی تفیء الی امر الله فان فاءت فاصلحوبینهمابالعدل واقسطوا ان الله یحب المقسطین ۔

(الف) ترجموالایات الکریمة ۔ (ب) بینوا شان نزولها ۔

(ج) ما المراد بطائفتان ؟

جواب : (الف) ترجمه اور اگرمسلمانوں کی دوجماعتیں آپس میں لڑپڑیں توان میں مییل ملاپ کرادیاکرو ۔ پھر اگران دونوں میں سے ایك جماعت دوسري جماعت پرزیادتی کرے توتم اس گروہ سے زیادتی کرے تو تم اس گروہ سے زیادتی کرتا ھے لڑو۔ یهاں تك که وہ الله کے حکم کی طرف لوٹ ائے اگر لوٹ ائےتو پھرانصاف کے ساته صلح کرادو اور عدل کرو بیشك الله تعالیٰانصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ھے ۔

(ب) شان نزول : ایت کا نزول صحیحین کے روایت کے موافق انصار کی دوگروہ اوس اور خزوج کے ایك وقتی ھنگامے کے متعلق ھواھے ۔ حضور ص نے انکے درمیان اسی آیت کے ماتحت صلح کرادي ۔ واقعه یه ھے که ایك مرتبه نبی کریم

ص دراز گوش پر سوار تشریف لے جاتےتھے، انصار کی مجلس پر گزرھو، تو وھاں تھوڑاساتوقف فرمایا تواس جگه درازگوش نے پیشاب کیا تو ابن ابی نے ناك بندکرلی، حضرت عبدالله بن رواحه رضـ نے فرمایا که حضورصـ کی درازگوش کی پیشاب مشك سے بهترخوشبورکهتاھے، حضورصـ تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھکر جھگڑا کی نوبت تك پھونچ گئی، حضورصـ یه کویه خبرھوئی تووآپس شریف لاکران میں صلح کرادي اسپرایت کریم نازل ھوئی ۔

(ج) طائفتان سے مراد اوس خزرج ھیں ۔

۹. قال فما خطبکم ایهاالمرسلون ہ قالوا انارسلنا الی قوم مجررمین ہ لنرسل علیهم حجارة من طین ہ مسومة عندربك للمسرفین ہ فاخرجنا من کان فیها من الموء مین ہ

(الف) ترجموا الایات المذکورة ۔ (ب) بینوا الواقعة التی تتعلق بها ۔ (ج) ما المراد بقوله تعالی‌ا الی قوم مجرمین والموء منین ؟

(ج) الف ۔ ترجمه : کها (ابراھیم علیه السلام نے) که الله کے بھجے ھوئے (فرشتو!) تمھاراکیا مقصدھے ؟ انھوں نے کها ھم ایك گنهگار قوم کی طرف بھجے گئے ھیں، تاکه ھم ان پر مٹی کے کنکربرسائیں، جو تیرے رب کی طرف سے نشان زده ھیں، ان حدسے گزرجانے والوں کے لیئے ۔ پس جتنے ایمان والے وھاں تھے ھم نے انھیں نکال لیا ۔

(ب) واقعه : جب حضرت لوط علیه السلام کی قوم کی بد فعلی حدسے تجاوز ھوگیاتھا تو الله تعالی نے انکو ھلاك

کرنے کی سبب چند فرشتے نہایت حسین وجمیل بصورت انسان بھیجاتھا تو انھوں نے حضرت لوط ع۔ کی مجرم اور نافرمان قوم کو ھلاك کرکے حضرت ابراھیم علیه السلام کے گھرمیں تشریف لایا۔ ابراھیم عه نے ابتداء انسان سمجه کر انکی مھمان نوازي کرنے لگی اور بطورمھمانی ایك بجھڑ اگھی تلاکرانھوں کے سامنے پیش فرمایا تو فرشتوں نے کھا ناکھا نے سے انکار کیا تو ابراھیم علیه السلام گھبراگئے اور نے فرمایا وۃ الله کے بھجے ھوئےھوں ۔ تو ابراھیم عه نے انھوں کا بھیجنے کی مقصدکو چاھا انھوں نے جواب دیا که ھم قوم لوط عه کی نافرمان اور بد فعلی کرنے والے قوم کو ھلاك کرنے کے لیئے آیاھے اور ساته ھی ساته اپکو ایك نیك اولاد کی خوشخبري دینے کے لیئے اپکے گھر آیاھوں ۔ تواس واقعه کے بارے میں مزکورہ ایت کا نزول ھواھے ۔

(ج) قوم مجرمین سے مراد قوم لوط ھے جن کاسبب سے بڑاجرم لواطت تھا ۔ اور موء منین سے مراد حضرت لوط عه پر ایمان لانے والے آدمی ھیں ۔ حضرت لوط عله پرایمان رکھنے والا آدمی اسوقت صرف انکے دوبیٹیاں تھے اور کچه ان پرایمان لانے والے نه تھے تواب موء منین سے مراد حضرت لوط عه اور انکے دوبیٹیاں ھیں ۔

١٠۔ ولقد راہ نزلة اخري؛ ہ عندسدرة المنتھیٰ ہ عندھا جنة الماء وي ہ اذیغشی السدرة ما یغشی ہ مازاغ البصروما طغیٰ ہ لقدراي من ایت ربه الکبري ہ

(الف) ماالذي راہ نزلة اخري واین راہ نزلة اولی ؟ وکیف ؟

(ب) سدرة المنتھیٰ ماھی واین مستقرھا ؟

(ج) عرفواجنة الماء وي ومن يسكن فيها ؟

(د) ماالذي يغشي السدرة ؟

جواب : (الف) حضور صد نے حضرت جبریل امین کو شب معراج میں اپنی اصلی صورت پر دیکھاتھا اسی رویت نبی صد کو کلام اللہ میں دوسري مرتبہ رویت بتایا ھے یعنی یہ دیکھنا جبریل امین کو اصلی صورت میں دوسرا نمبرھیں اسکے پہلے حضورصد نے اور ایك مرتبہ جبریل امین کو اصلی صورت پردیکھاتھا ۔

پہلی مرتبہ جبریل امین کو اصلی صورت میں دیکھنے بارے میں مفسرین بتایا ھے کہ پہلی رویت نبوت کے باالکل ابتدائی زمانہ میں ھوئی، جبکہ جبرئیل علیہ السلام پہلی مرتبہ سورۃ اقراء کی ابتدائی ایتوں کی وحی لے کرآئے، اسکے بعد وحی میں فترت پیش آیا جس سے رسول صد کو سخت غم اور تکلیف تھی، بارھا یہ خیالات دل میں ائے کہ پہاڑسے گرکر جان دیدیں، مگرجب کبھی ایسی صورت ھوئی تو جبریل امین غائبانہ ھوا سے آوازدیتے کہ اے محمد صد آپ برحق اللہ کے رسول ھیں اور میں جبرئیل ھوں، ان کی آواز سے آپ صد کادل ٹھیرجاتا اور سکون ھو جاتاتھا مگر یہ تسلیاں غائبانہ تھیں، یہاں تك کہ ایك روز جبریل امین بطحاء کے کھلے میدان میں اپنی اصلی صورت میں اس طرح ظاھر ھوئے کہ ان کے چہ سو بازوتھے اور پورے افق کو گھیررکھاتھا، پھرجبرئیل امین قریب نبی صد ھوکر وحی الھی پھونچائی۔

(ب) اور (ج) کی جواب گزرگئے ۔

(د) لیلة المعراج میں سدرة المنتهیٰ پر سونے کے بنے ہوئے پروانے ہرطرف گررہے تھے، فرشتوں کا عکس اس پرپڑ رہاتھا، اور رب کی تجلیات کا مظہربھی وہی تھا ۔

(١١)

سوال : قدسمع الله قول التی تجادلك فی زوجها وتشتكی الی الله یسمع تحاوركما ان الله سمیع بصیره الذین یظاهرون منكم من نسائهم ماهن امهاتهم ان امهاتهم الالئی ولدنهم وانهم لیقولون منكرمن القول وزورا وان الله لعفو غفور ۔

(الف) ترجموالایات الكریمة ۔ (ب) بینوا شان نزولها ۔

(ج) كفارة الظهار ماهی ؟ (د) اوضحواحكم الظهار مع اختلاف الائمة بعد بیان معنی الظهار لغة واصطلاحا ۔

جواب : (الف) ترجمه : یقینا الله تعالیٰ نے اس عورت کی بات سنی جوتجه سے اپنے شوهرکے بارے میں تکرار کررهی تهی اور الله کے اگے شکایت کررهی تهی، الله تعالی تم دونوں کے سوال وجواب سن رهاتها، بیشك الله تعالیٰ سننے دیکھنے والاهے ۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیوں سے ظهار کرتے هیں وه دراصل ان کی مائیں نهیں بن جاتیں ، ان کی مائیں نووهی هیں جن کے بطن سے وه پیداهوئے یقینا یه لوگ ایك نامعقول اور جهوٹی بات کهتے هیں ۔ بیشك الله تعالی معاف کرنے والا اور بخشنے والا هے ۔

(ب) شان نزول : مزکوره آیتوں کی نزول کا سبب ایك خاص واقعه هے اور وه یه هے که ایك مرتبه حضرت اوس بن الصامت رضہ نے اپنی بیوي خوله بنت ثعلبه رضہ کو یه کهه

دیا کہ انت علی کظھر امی تو حضور صد کی بعثت سے قبل زمانہ جاھلیت میں یہ لفظ ابدي اور دائمی حرمت کے لئے بولے جاتے تھے، جو طلاق مغلظہ سے بھی زیادہ سخت ھے، حضرت خولہ یہ واقعہ پیش آنے پر حضور صد کی خدمت میں اسکا شرعی حکم معلوم کرنے کے لیئے حاضر ھوئیں، اس وقت تك اس خاص مسئلے کے متعلق حضور صد پر کوئی وحی نازل نہ ھوئی تھی ، اس لئے آپ نے قول مشھور کے موافق ان سے فرمادیا "ما اراك الاقد حرمت علیہ" یعنی میري رائے میں تو اپنے شوھر پر حرام ھوگئیں وہ یہ سنکر رونے لگیں اور کھنے لگیں مري جوانی سب اس شوھر کے خدمت میں ختم ھوگئی، اب بڑھاپے میں انھوں نے مجھ سے یہ معاملہ کیا، میں کھاجاوءں ؟ میرا اور میرے بچوں کا گزارہ کیسے ھوگا ؟ اور ایك روایت میں ھے کہ خولہ نے یہ عرض کیا ماذکر طلاقا یعنی میرے شوھرنے طلاق کاتو نام بھی نھیں لیا توپھر طلاق کیسے ھوگی اور ایك روایت میں ھے کہ آپ نے خولہ سے فرمایا ابھی تك تمھارے مسئلے کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نھیں ھوا تو اسپر نازل ھوئیں ۔

(ج) ظھار کی کفارہ کا بیان گزرگیا ۔

(د) ظھار کے معنی : ظھار (بکسر الظاء) باب مفاعلہ کی مصدر ھے اسکی لغوي معنی مدد کرنا اوپر نیچے کپڑا پھننا وغیرہ ھیں ۔ اصطلاح شرع میں ظھار کی تعریف یہ ھے کہ اپنی بیوي کو اپنی محرمات ابدیہ (ماں، بھن، بیٹی وغیرہ) کے کسی ایسے عضوسے تشبیہ دینا جس کو دیکھنا اسکے لیئے جائزنھیں مثلاایسا کھنا انت علی کظھر امی ۔

ظهارکے حکم : مرد نے اپنی عورت کو انت علی کظھرامی کھنے سے عورت اس پر حرام ھو جاتی ھے ۔ بغیرکفارہ ادا کرنے کے ایك دوسرے کے لیئے حلال نھیں ھوتے ھیں ۔ پھر حنفیه کے نزدیك کفارہ اداکرنے سے پھلے جماع ودِواعی جماع دونوں ممنوع ھیں ۔

اگر ماں کے بجائے کوئی شخص اپنی بیٹی یا بھن وغیرہ کی عضوکے ساته تشبه دے تو یه ظھارھے یا نھیں ؟ اس بارے میں ائمه کرام کے درمیان اختلاف ھیں چنانچه امام ابوحنیفه رح کے نزدیك محرمات میں سے جس کسی کے ساته تشبیه دیگا ظھارھو جائے گا شرطیکه عضویسا ھو جوکه اسکے لیئے دیکھنا جائز نھیں ھیں۔ امام شافعی رح سے کوئی قول منقول ھیں ایك یه که ظھارام کے ساته خاص ھیں اور ایك قول اسطرح ھے که ظھار ام وجدہ کے ساته خاص ھیں امام مالك رح کے نزدیك محرمات ھو یااجنبی ھو تمام صورت میں ظھار ھو جائے گا ۔ احناف رح کے نزدیك امة موطوءہ ھو یا غیر موطوءہ ظھار نھیں ھوتاھے ۔

.۱۲

سوال : سبح لله مافی السموات والارض وھوالعزیزالحکیم ہ ھوالذي اخرج الذین کفروا من دیارھم لاول الحشر ماظننم ان یخرجوا وظنوا انھم مانعتھم حصونھم من الله ۔

(الف) ترجموالایات الکریمة ۔ (ب) بینوا الواقعة المتعلقه

(ج) ما المراد بقوله تعالی لاول الحشر ؟

(ج) (الف) ترجمه : آسمانوں اور زمین کی ھرچیزالله

تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہ غالب باحکمت ہے ۔
وہی ہے جس نے اہل کتاب میں سے کافروں کو ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود بھی سمجھ رہے تھے کہ ان کے قلع انہیں اللہ سے بچالیں گے ۔

(ب) واقعہ : حضور صـ جب مکہ سے مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہود سے معاہدہ صلح کا ہو چکاتھا، اور ان یہودیوں کے مختلف قبائل میں ایک قبیلہ بنونضیر کاتھا وہ بھی معاہدہ صلح میں داخل تھا، اور یہ لوگ مدینہ طیبہ سے دومیل پر رہتے تھے، ایک مرتبہ واقعہ پیش آیاکہ عمروبن امیہ ضمري کے ہاتھ سے دوقتل ہوگئے تھے جسکا خوں بہاسب کومل کرادا کرناتھا، آپ نے اپنے مسلمانوں سے اسکے لئے چندہ حاصل کیا، پھر یہ ارادہ ہواکہ یہود بھی ازروئے صلحنامہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں خوں بہاکی رقم میں ان کو بھی شریک کیاجائے، اس کام کے لئے حضور صـ قبیلہ بنونضیر کے پاس تشریف لے گئے، انھوں نے یہ سازش کی کہ آپ کو قتل کرنے کا موقع ہمارے ہاتھ آگیا اس لئے حضور صـ کو ایک جگہ بٹھلادیا، اور کہاکہ ہم خونبہاکی رقم جمع کرنے کا انتظام کرتے ہیں، اور خفیہ مشورہ کرکے یہ طے کیا کہ جس دیوار کے نیچے آپ تشریف فرماہیں کوئی شخص اوپر چڑھکر کوئی بڑا بھاري پتھر آپ کے اوپر چھوڑدے کہ آب کا کام تمام ہوجائے، آپ کو فورا بزریعہ وحی معلوم ہوگئی تو آپ وہاں سے اٹھ کر واپس تشریف لائے اور ان سے کہلابھیجاکہ تم نے صلح توڑدي لھذاتمہیں دس روزکی مہلت دي جاتی ہے اسمیں

تم جهاں چاهوں چلے جاوء, اس مدت کے بعد جوشخص یهاں نظر آوے گا اسکی گردن ماردي جاوے گی, انهوں نے چلے جانے کاارادہ کیا تو عبدالله بن ابی منافق نے انکوروکا, اور کهاکه تم کهیں نه جاوءں هم دوهزار آدمی تمهارے ساته هیں جان دیدیں گے, تویه لوگ اسکے کهنے پر روك گیا اور حضور ص سے کهلابهیجاکه هم کهیں نهیں جائیں گے, آپ سے جو کچه هوسکے کرلیجے, توآپ صحابه کرام کے ساته ان پر حمله کیا تویه لوگ قلعه بند هوگئے اور منافقین منه چهپاکر بیٹه گئے آپ نے ان کا محاصره کرلیا, ان کے درخت جلوادیا کچه کٹوادیا آخرتنگ اکر انهوں نے جلاوطن هونا منظور کرلیا, آپ نے اس حال میں ان کے ساته رعایت کیاکه حکم دیدیا که بغیر هتهیار کے جتنا سا مان تم ساته لی جاسکتے هولیجاوء تویه لوگ نکل کر کچه شام میں کچه خیبرمیں چلے گئے - ییه قصه ربیع الاول ٤هـ میں پیش آیا -

.١٣

سوال : یاایها الذین امنوا لاتتخذو اعدوي عدوکم اولیاء تلقون الیهم بالمودة وقدکفروا بماجاء کم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تومنوابالله ربکم -

(الف) ترجموا الایات الشریفة -

(ب) اکتبوا الوقعة التی تتعلق بها -

جواب : الف : ترجمه ائے ایمان والو ! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نه بناوء تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بهیجتے هو اور وہ اس حق کے ساته جو تمهارے پاس اچکاهے

کفر کرتے ھیں، پیغمبرکو اور خود تمیں بھی محض اس وجه سے جلاوطن کرتا ھے که تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ھو ۔

(ب) واقعه :

کفارمکه اورنبی صـ کے درمیان حدیبیه میں جومعاهده هواتها ، اهل مکه نے اسکی خلاف ورزي کی اس لئے رسول ص نے مسلمانوں کو خفیه طورپر لڑائی کی تیاري کاحکم دیدیا اور خبروں کو بندش کردیا گیا ۔ حضرت حاطب ابن ابی بلتعه رضـ ایك مهاجر بدري صحابی تھے جن کی قریش کے ساته کوئی رشته داري نهیں تھی وه اصل سے یمن کے باشندے تھے مکه مکرمه میں اکر مقیم هوگئے تھے پھرهجرت کرکے مدینه طیبه آگے ان کے اهل وعیال مکه هی میں تھے انهوں نے سوچا میں قریش مکه کو آپ کی تیاري کی اطلاع کردوں تاکه اس احسان کے بدلے وه میرے بال بچوں کو خیال رکھیں ۔ چنانچه اس نے مکه کے ایك مغنیه عورت جسکانام ساره تھی اسکے ذریعے سے یه پیغام تحریري طورپر اهل مکه کی طرف روانه کردیا جسکی اطلاع بذریعه وحی نبی صـ کو کردي گئی چنانچه حضور نے حضرت علی، حضرت مقداد اور حضرت زبیررضـ کو فرمایا که جاوء روضه خاخ پر ایك عورت هوگی جومکه جارهی هوگی اسکے پاس ایك رقعه هے وه لے آوءه چنانچه وه حضرات گئے اور اسکو پالیا اور بهت لیت ولعل رد وکد کے بعدلے آئے جواس نے سرکے بالوں میں چھپارکھاتھا ۔ پڑھنے سے معلوم هوا یه حاطب رضـ کی طرف سے کفار مکه کی طرف هے ۔ تو آپ نے حاطب

رض سے پوچھا یہ تم نے کیا کیا ؟ انھوں نے فرمایا میں نے یہ کام کفراور ارتداد کی بناپر نہیں کیا بلکہ اس وجہ سے کہ دیگرمہاجرین کے رشتے مکے میں موجود ھیں جوان کے بال بچوں کی حفاظت کرتے ھیں ۔ میراوھاں کوئی رشتہ دار نہیں ھے تومیں نے یہ سوچاکہ میں اھل مکہ کو کچھ اطلاع کردوں تاکہ وہ میرے احسان مند رھیں اور میرے بچوں کی حفاظت کریں اور میرے یقین ھے کہ اسلام کی کچھ ضرورنہ پھونچےگے کیونکہ یقینامکہ فتح ھوکررھینگے ۔ توحضورص نے اسکی بات کو قبول کرلیا اور اسکومعاف کردیا ۔

۱۴۔

سوال : یاایھا الذین امنوا اذانودي للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکرالله وذروالبیع ذالکم خیرلکم ان کنتم تعلمون ہ فاذاقضیت الصلوة فانتشروافی الارض وابتغوامن فضل الله و اذکروالله کثیرالعلکم تفلحون ہ

جواب : (الف) ترجمو : ائے ایمان والو ! جب جمعہ کی روزنماز کے لیئے اذان کھی جایاکرے تو تم الله کی یادکی طرف چل پڑ اکرو اور خریدفروخت چھوڑدیا کرو یہ تمھارے لیئے زیادہ بھتر ھے ۔ اگر تمکو کچھ سمجھ ھو۔ پھرجب نماز پوري ھو چکے تم زمین پر چلوپھرو اور خداکی روزي تلاش کرو اور الله کو بکثرت یادکرتے رھو تاکہ تمکوفلاح ھو ۔

(ب) واقعہ : اس ایت میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ھے جوکہ حضور ص کے زمانے میں کچھ لوگ آپ ص کی خطبہ کے وقت جمعہ کے وقت جمعہ کا خطبہ چھوڑکرتجارتی

کام کی طرف متوجه هوگئے تهے - واقعه اس طرح هے که ایك مرتبه جمعه میں حضورخطبه فرمارهے تهے - اسی وقت تجارتی قافله باهر سے غله لے کرآپهنچا اس کے ساته اعلان کی غرض سے نقاره بجتاتها- پهلی سے شهرمیں آناج کی کمی تهی - لوگ دوڑلے که اسکو ٹهرائیں اور انکا (خیال هواکه خطبه کا حکم عام وعظوں کی طرح هے جس میں سے ضرورت کے لیئے اٹه سکتے میں نماز پهرآکرپڑه لینگے- یانماز هوچکی هوگی جیسا که بعض کا قول هے که اس وقت خطبه نماز جمعه کے پهلے هوتی تهی- بهرحال خطبه کا حکم معلوم نه تها) اکثرلوگ چلے گئے - حضرت کے ساته خلفائے راشدین مع باره آدمی باقی ره گئے - اس پر یه آیت نازل هوئی -

(ج) واتبغوامن فضل الله سے مراد کاروبار اور تجارت هے - یعنی نماز جمعه سے فارغ هوکرتم پهر اپنےاپنے کاروبار اور دنیا کے مشاغل میں مصروف هوجاوء - مقصداس امرکی وضاحت هے که جمعه کے دن کاروبار بندرکهنے کی ضرورت نهیں هے - صرف نماز کے وقت ایساکرناضروري هے -

۱۵.

سوال : اذاجاءك المنافقون قالوانشهد انك لرسول الله والله یعلم انك لرسوله والله یشهد ان المنافقین لکاذبون ہ اتخذوا ایمانهم جنة فصدواعن سبیل الله انهم ساء ماکانوایعملون ہ (الف) ترجموا لایات المذکورة - (ب) بینوا شان نزولها - (ج) ماالمراد بالایمان ؟ بینوامع اقسامه -

جواب : (الف) ترجمہ : جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ھیں توکھتے ھیں کہ ھم گواھی دیتے ھیں کہ آپ بے شك اللہ کے رسول ھیں، اور یہ تواللہ کو معلوم ھے کہ آپ اللہ کے رسول ھیں اور اللہ گواھی دیتاھے کہ یہ منافقین جھوٹے ھیں - ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنارکھاھے پھریہ لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ھیں بے شك ان کے یہ اعمال بھت ھیں بري ھیں -

(ب) شان نزول : غزوہ بنوالمصطلق یا غزوہ مریسیع سے فارغ ھوکر جب نبی صدمع اپنے اصحاب مریسیع کے پانی پر جمع تھاکہ ایك ناگوار واقعہ پیش آگیاکہ ایك مھاجر اور ایك انصاري میں اسی پانی پر باھم جھگڑاھوگیا اور نوبت باھم قتل قتال کی اگئی، مھاجرین نے اپنے مردکےلئے مھاجرین کو اور انصاري نے اپنے انصارکو پکارا- دونوں کی مردکے لیئے کچھ افراد پھونچے گئے، اور قریب تھا کہ مسلمانوں کے باھم ایك فتنہ کھڑاھوجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ھوئی توفورا موقع پر تشریف لے گے اور سخت ناراضی کے ساتہ فرمایا ما بال دعوي الجاھلیة پھرنصیحت کیاکہ ھرمسلمان بھائی بھائی ھیں - رسول صد کی ارشاد سنتے ھی جھگڑاختم ھوگئی - اس معاملہ میں زیادتی جیجاہ مھا جري کی ثابت ھوئی، اسکے بالمقابل سنان بن وبرہ انصاري کو زخم آگیاتھا-

منافقین کی ایك جماعت جومال غنیمت کی طمع مسلمانوں کے ساتہ لگی ھوئی تھی انکاسردار عبداللہ بن ابی تھا اسکوجب مھاجرین وانصار کے باھم تصادم کی خبر

ملی تواس نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کاموقع غنیمت پایا اور اپنی مجلس میں جسمیں منافقین جمع تھے اور موء منین میں سے صرف زیدابن ارقم رض موجودتھے اس نے انصارکو مہاجرین کے خلاف بھڑکایا اور حضور ص کی شان میں بہت گستاخانے اور بے ہودہ باتین کھایھاں تک کہ کھاکہ ہم مدینہ جاکر ان ذلیلوں کو نکال دے گا۔ یہ بات سن کر حضرت زیدابن ارقم رض نے حضورص کو اطلاع کیا تو حضورص کو خوب غصہ آیا اور عبداللہ ابن ابی کو بلاکر حال دریافت کیا ۔ توعبداللہ ابن ابی نے انکار کرنے لگا اور قسم بھی کھانے لگے تو باالاخرحضورص نے عبداللہ ابن ابی کا بات کو قبول کرلیا ۔ تو حضرت زیدبن ارقم رض کو بہت رنج ھوئی اور سوچاکہ ضرورحق تعالی منافق کے بارے میں کچھ نازل کرینگے ۔ آخرکاریہ سورت نازل ھوئی اورابن ابی کا جھوٹ ظاھرھوگیا ۔

(ج) آیمان یہ یمین کی جمع ھیں یمین لغۃ میں داینے ھاتہ کو کھاجاتاھے ۔ حلف کو یمین بھی کھاجاتاھے کیونکہ جب لوگ تحالف کرتے تھے تو ایك دوسرے کے یمین یعنی دایاں ھاتہ پکڑ لیتاتھا ۔ اور شرع میں یمین کھاجاتاھے اللہ تعالیٰ کے نام لیکر کسی چیز کی کرنے یانہ کرنے پر تاکید کرنا ۔ وھاں ایت میں ایمان سے مراد وۃ شرعی ایمان ھیں۔

ایمان کی اقسام : ایمان تین قسم پر ھیں : یمین لغو، یمین غموس اور یمین منعقدہ ۔

(۱) یمین لغو وہ قسم ھے جوانسان بات بات میں عادتا بغیر ارادہ اور نیت کے کھاتارھتاھے اس پرکوئی مواخذہ شریعت

میں نہیں ھے ۔

(۲) یمین غموس وہ جھوٹی قسم ھے جوانسان دھوکہ اور فریب دینے کے لیئے کھائے ۔ یہ کبیرہ گناہ بلکہ اکبرالکبائرھے ۔لیکن اس پرکفارہ نہیں ۔

(۳) یمین منعقدہ و قسم ھے جوانسان اپنی بات میں تاکید اور بختگی کے لیے ارادۃ اور نیتہ کھائے، ایسی قسم اگرتوڑے گا اسکاکفارہ ھے ۔

۱۶.

سوال : یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك تبتغی مرضات ازواجك واللہ غفور رحیم ہ قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم واللہ مولکم وھوالعلیم الحکیم ہ

(الف) ترجموالایات المذذکورۃ ۔ (ب) بینواشان نزولھا ۔

(ج) ما المراد باالایمان ؟ ثم بینوا اقسام الیمین ۔

جواب : (الف) ترجمہ : ائے نبی ! جس چیزکو اللہ نے آپ کے لیئے حلال کردیا ھے اسے اپ کیوں حرام کرتے ھیں ؟ آپ اپنی بیو یوں کی رضامندي حاصل کرنا چاھتے ھیں اور اللہ بخشنے والارحم کرنے والاھے ۔ تحقیق کہ اللہ تعالی نے تمھارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کردیا ھے اور اللہ تمھارا کار سازھے اور وھی علم والا، حکمت والا ھے ۔

(ب) شان نزول : احادیث میں ھے کہ رسول اللہ صلعم کا معمول شریف تھا کہ عصرکے بعد کھڑے کھڑے سب بیبوں کے پاس خبرگیري کے لیئے تشریف لاتے تھے ۔ ایك روزحضرت زینب رضہ کی پاس معمول سے زیادہ ٹھیرے اور شھدپیا تو

عائشه رض کو رشك آیا اور آپ رض نے حضرت حفصه
رض سے مشوره کیا که هم میں سے جس کے پاس تشریف
لاویں وہ یوں کھے آپ نے مغافیرنوش فرمایا هے ۔ مغافیرایك
خاص قسم کا گوندھے جسمیں کچه بدبوهوتی هے چنانچه
ایساهی هوا۔ آپ نے فرمایا میں تو شهدپیاهے ۔ ان بی بی نے
کهاکه شاید کوئی مکھی مغافیر کے درخت پربیٹھی هو اور
اس کارس چوساهو ۔ رسول صد بدبوکی چیزوں سے بهت
پرهیزفرماتے تھے اس لئے آپ صد نے قسم کھالی که پھرمیں
شهدنه پیوگا اس خیال سے که حضرت زینب کاجی برانه
هواس کے اخفاکی تاکید فرمائی مگران بی بی نے دوسري
سے کهدیا تو الله تعالی نے بذریعه وحی آپ کو معلوم کرادیا
اسپریه آیت نازل هوئی ۔

۱۷. (ج) ایمان سے مراد اور اقسام یمین کی بحث گزرگیا ۔

سوال : والسماء ذات البروج ـ والیوم الموعود ہ وشاهد ومشهود ہ قتل اصحاب الاخددد ہ النار ذات الوقود ـ اذهم علیها قعود وهم علی مایفعلون بالموء منین شهود ومانقموامنهم الا ان یومنوا بالله العزیزالحمید ہ الذي له ملك السموات والارض والله علی کل شئی شهیده ـ

(الف) ترجموالایات الکریمه ـ

(ب) ثم اذکر الواقعة المتعلقة بها ـ

(ج) وما المراد بالیوم الموعود وشاهد و مشهود ـ

جواب : (الف) ترجمه : برجوں والے آسمان کی قسم ! (۱) وعده کیے هوئے دن کی قسم !(۲) حاضر هونے والے اور کئے گئے

کی قسم ! (۳) کہ خندقوں والے ھلاك کئے گئے ۔ (٤) وہ ایك آگ تھی انیدھن والی ۔ (۵) جبکہ وہ لوگ اس کے آس پاس بٹھے تھے ۔ (٦) اور مسلمانوں کے ساتہ جو کر رھے تھے اس کو اپنے سامنے دیکہ رھے تھے ۔ (۷) یہ لوگ ان مسلمانوں (کے کسی اور گناہ کا) بدلہ نھیں لے رھے تھے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ غالب لائق حمدکی ذات پر ایمان لائے تھے ۔ (۸) جس کے لئے آسمان وزمین کا ملك ھے ۔ اور اللہ تعالیٰا کے سامنے ھے ھر چیز ۔

(ب) واقعہ : اس ایت شریف کا یہ ھے : کہ گزشتہ زمانے میں ایك بادشاہ کا جادو گر اور کاھین تھا جب وہ کاھین بوڑھا ھوگیا ۔ تو اس نے بادشاہ سے کھاکہ مجھے ایك ذھین لڑکادو جسے میں یہ عام سکھادو ۔ چنانچہ بادشاہ نے ایك سمجھدار لڑکا تلاش کرکے اس کے سپرد کردیا ۔ لڑکے کے راستہ میں ایك راھب کابھی ایك مکان تھا۔ یہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بھی بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا جو اس سے اچھی لگتیں ۔ اسی طرح سلسلہ چلتارھا ۔ ایك مرتبہ لڑکا جار ھاتھا کہ راستے میں ایك بھت بڑنے جانور (شیریا سانپ وغیرہ) نے لوگوں کاراستہ روك رکھاتھا ۔ لڑکے نے سوچا، اج میں پاتہ کرتا ھوں کہ میں جادو گر صحیح ھے یا راھب ؟ اس نے ایك پتھر پکڑا اور کھا اے اللہ اگر راھب کا معاملہ تیرے نزدیك جادوگر کے معاملہ سے بھتر اور پسندیدہ ھے تو اس جانور کو ماردے تاکہ لوگوں کی آمد رفت جاري ھوے یہ کہ کر اس نے پتھر مارا اور وہ جانور مرگیا ۔ لڑکے نے جاکر یہ

واقعه راهب کو بتلایا ۔ راهب نے کها ۔ بیٹے ! اب تم فضل وکمال کو پهنچ گئے هو اور تمهاري ازمائش شروع هونے والی هے ۔ لیکن اس دور ابتلا میں میرانام ظاهر نه کرنا ۔ یه لڑکا مادر زاد اندهے، برص اور دیگر بعض بیماریوں کا علاج بهی کرتاتها ۔ لیکن ایمان بالله کی شرط پر، اسی شرط پر اس نے بادشاه کے ایك نابینا مصاحب کی انکهیں بهی ۔ الله سے دعاکرکے صحیح کردیں ۔ یه لڑکا یهی کهتاتها که اگر تم ایمان لے اوگے تو میں الله سے دعا کروں‌گا، وه شفاعطا فر دے گا ۔ چنانچه اس کی دعا سے الله شفایاب فرمادیتا ۔ یة خبر بادشاه تك بهی پهنچی تو وه بهت پریشان هوا، بعض اهل ایمان کو اس نے قتل کروادیا ۔ اس لڑکے کے بارے میں اس نے چند آدمیوں کوکها اسے پهاڑ کی چوٹی پرلے کر نیچے پهینك دو، اس نے الله سے دعا کی پهاڑ میں لرزش پیدا هوئی ۔ جس سے وه سب گرگر مرگئے اور الله نے اسے بچالیا ۔ بادشاه نے اس سے دوسرے آدمیوں کے سپرد کرکے کها که ایك کشتی میں بٹها کرسمندر میں پهینك دو ۔ ایساکیا گیا لیکن اسے‌بهی بچے گیا ۔ اس لڑکے نے بادشاه سے کها، اگرتو مجهے هلاك کرنا چاهتاهے ۔ تو اسکا طریقه یه هے که ایك کهلے میدان میں لوگوں کو جمع کرو اور بسم الله رب الغلام که کرمجهے تیرمار۔ بادشاه نے ایساهی کیا ۔ جس سے وه لڑکا مرگیا لیکن سارے لوگ پکار اٹهے ۔ که هم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ۔ بادشاه اور زیاده پریشان هوگیا ۔ چنا نچه اس نے خندقیں کهد وایئں اور اس میں آگ جلوالئی اور حکم دیا که جو ایمان سے انحراف نه کرے اس کو آگ میں پهیك

دو ۔ اس طرح ایمان دار آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے،
حتی کہ ایک عورت آئی ۔ جس کے ساتہ ایک بچہ تھا. وہ ذرا
ٹھٹھکی توبول پڑا اماں صبرکر تو حق پر ھے ۔

(ج) مفسریں رح نے یوم موعود سے روز قیامت اور شاھد
سے روز جمعہ اور مشھور سے روز عرفہ مراد لیا ھے ۔

۱۸۔

سوال : عبس وتولیٰ ا ان جائه الاعمیٰ ا ومایدریك لعله یزکی ۔
اویذکر فتنفعه الذکری اما من استغنیٰ ا فانت له تصدیٰ ا ۔

(الف) ترجموالایة الکریمه ۔

(ب) بینوا شان ورودھا ۔

(ج) من ھوا الاعمیٰ ا وماا سمه ۔

جواب : (الف) ترجمه : یتوري جڑھائی اور متوجه نه ھوگئے اس
بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا ۔ اور آپ کو کیا خبرشاید
وہ سنور جاتایا کچه نصیحت قبول کرتا سوا اس کو نصیحت
کرنا فائدہ پھچاتا. توجو شخص بے پرواھی کرتاھے آپ اس
کی توفکر میں پڑتے ھیں ۔

(ب) شان نزول : آحضرت صلعم سرداران قریش کو مزھب
اسلام کے متعلق کچه سمجھارھے تھے ۔ اتنے میں ایك نابینا
مسلمان (جن کو این ام مکتوم کھتے ھیں) حاضر خدمت
ھوئے اور اپنی طرف متوجه کرنے لگے ۔ کہ فلان آیت کیونکر
ھے یا رسول الله مجھے اس میں سے کچه سکھاتے جو الله
نے آپ کو سکھلایا ھے ۔ حضرت کوان بے وقت کا پوچھنا
گراں گزرا ۔ اپ کو خیال ھوا ھوگا کہ میں ایك بڑے مھم
کام میں مشغول ھوں ۔ قریش کے یه بڑے بڑے سردار اگر

ٹھیك سمجھ کر اسلام لے ائے ۔ تو بھت لوگوں کے مسلمان ھونے کی توقع ھے ۔ ابن ام مکتوم بھر حال مسلمان ھے اس کو سمجھنے اور تعلیم حاصل کرنے کے ھزار مواقع حاصل ھے، اس کو دیکھائی نھیں دیتاکه میرے پاس ایسے با اثر اور بار سوخ لوگ بیٹھے ھیں جن کو اگر ھدایت ھوجائے تو ھزاروں اشخاص ھدایت پر آسکتے ھیں، میں ان کو سمجھارھا ھوں، یه جاے توھزاروں اشخاص ھدایت پر آسکتے ھیں ، میں ان کو سمجھارھا ھوں، یه اپنی کھتاچلاجاتاھے ۔ اتنابھی نھیں سمجھتاکه اگران لوگوں کی طرف سے ھٹ کرگوشه التفات اس کی طرف کرونگا۔ توان لوگوں پر کس قدرشاق ھوگا۔ شاید پھر وه میري بات سننابھی پسند نه کریں ۔ عرض آپ منقبض ھوئے ۔ اور انقباض کے آثارچھرے پر ظاھر ھونے لگے ۔ اس پر یه آیتں نازل ھوئیں روایات میں ھے ۔ که اس کے بعد ۔ جب وه نابنیا آپ کے خدمت میں آتا آپ بھت تعظم وتکریم سے پیش آتے اور فرماتے مرحبا بمن عاتبنی فیه ربی ۔ (ج) اعمیٰا وه ایك مادر زاد اندھا صحابی ھے ۔ جن کا نام ابن ام مکتوم ھے ۔

۱۹. سوال : الم نشرح لك صدرك ۔ و وضعنا عنك وزرك الذي انقض ظھرك ۔ ورفعنا لك ذكرك ۔ فان مع العسریسرا ان مع العسریسر۔ فاذا فرغت فانصب، والی ربك فارغب ۔

(الف) ترجموالایات الشریفه ۔

(ب) کم مرة شق صدرالنبی صلی الله علیه وسلم بینوا ۔

جواب : ترجمه : کیاھم نے تیرا سینه نھیں کھول دیا (۱) اور تجه

پرسے تیرابوجه هم نے اتاردیا ۔ (۲) جس نے تیري پٹه توڑدي
تهی ۔ (۳) اور هم نے تیراذکر بلندکردیا ۔ (٤) یقینا مشکل
کے ساته اسانی هے ۔ (٥) بے شك مشکل کے ساته اسانی هے ۔
(ب) احادیث وسیرسے ثابت هے که ظاهري طورپر فرشتوں
نے متعدد مرتبه حضور صلی الله علیه وسلم کا سینه مبارك
چاك کیا ۔ لکین معتبر روایات سے آپ کادو مرتبه سینه مبارك
چاك هونا ثابت هے ۔ ایك مرتبه بچپن میں جب که آپ صد
عمر کے چوتهے سال میں تهے حضرت جبرائیل علیه السلام
آئے اور انهوں نے آپ کا دل چیرا اور اس سے وه حصه شیطانی
نکال دیا جوهر انسان کے اندرهے، پهر اس سے دهوکربند کردیا
۔ دوسري مرتبه معراج کے موقع پر اس موقع پر آپ صد کا
سینه مبارك چاك کرکے دل نکالاگیا، اس سے دهوکر اپنے
جگه رکه دیا گیا اور اس سے ایمان وحکمت سے بهر دیا گیا ۔

۲۰

سوال : فلاتطع المکذبین ودوکو تدهن فیدهنون ۔ ولاتطع کل حلاف
مهین هماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالك
زنیم ان کان ذامال وبنین اذاتتلی علیه ایتناقال اساطیر الاولین
۔ سنسمه علی الخرطوم انابلونهم کمابلونااصحاب الجنه

(الف) ترجمو الایات الشریفة ۔

(ب) بینوا شان نزولها ۔

(ج) مالمراد باصحاب الجنه ۔

جواب :(الف) ترجمه : پس تو جهٹلانے والوں کی نه مان ۔ (۸) وه
تو چاهتے هیں ۔ که ذراڈهیلا هو ۔ تویه بهی ڈهیلے پڑجائیں

(۹) اور توکسی ایسے شخص کابھی کھانہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھانے والا - (۱۰) بے وقار کمینہ عیب گو، چغل خور - (۱۱) بھلائی سے روکنے والاحدسے بڑھ جانے والا گناہ گار گردن کش پھر ساتھ ھی بے نسب ھو - (۱۲) اس کی سرکشی صرف اس لئے ھے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والاھے - (۱٤) جب اس کے سامنے ھماري آیتیں پڑھی جاتی ھے توکھہ دیتاھے کہ یہ تواگلوں کے قصے ھیں - ھم بھی اس کی سونڈ (ناك) پر ذاغ دیں گے بے شك ھم نے انھیں اسی طرح آزمالیا - جس طرح ھم نے باغوں والوں کو -

(ب) شان نزول : حضرت عبداللہ ابن عباس رض سے منقول ھے صنعاء یمن سے دوفرسخ کے فاصلے پر ایك باغ تھاجس کو صرواں کھاجاتاتھا - یہ باغ ایك صالح اورنیك بندے نے لگایاتھا، اس کاعمل یہ تھا - کہ جب کھتی کا ٹتاتو جو درخت درانتی سے باقی رہ جاتے تھے ان کو فقراء ومساکین کیلئے چھوڑدیتاتھا- یہ لوگ اس سے غلہ حاصل کرکے اپناگزارہ کرتے تھے - اسی طرح جب کھیتی کو گاہ کر غالہ نکالتا جو دانہ بھو کیساتہ اڑکر الگ ھوجاتا، اس دانے کوبھی فقراء مساکین کیلئے چھوڑدیتاتھا- اسی طرح جب باغ کے درختوں سے پھل توڑتا تو توڑنے کے وقت جوپھل نیچے گرجاتاوہ بھی فقراء کیلئے چھوڑ دیتاتھا (یھی وجہ تھی کہ جب اس کی کیھتی کٹنے - یاپھل توڑنے کا وقت آنا توبھت سے فقراء مساکین جمع ھوجاتے تھے) اس مرد صالح کا انتقال ھوگیا - اس کے تین بیٹے باغ اور زمین کے وارث ھوئے انھوں نے آپس میں گفتگوکی کہ اب ھمارا عیال بڑہ گیاھے اور پیداوار ان کی

ضرورت سے کم ھے اس لئے اب ان فقراء کیلئے اتناغلہ اور پھل چھوڑدینا ھمارے بس کی بات نھیں اور روایات میں ھیں ھے کہ ان لڑکوں نے ازاد نوجوانوں کی طرح یہ کھا کہ ھمارا باپ توبے وقوف تھا اتنی بڑی بڑی مقدار غلہ اور پھل کی لوگوں کو کٹا دیتاتھا ۔ ھمیں یہ بندکرنا چاھئیے، پھراپس میں مشورہ کرکے یہ رائے پائی کہ صبح سویرے ھی توڑکر گھرلی آئے۔ فقیر جائینگے تو وھاں کچھ نہ پائینگے اور اپنی اس تدبیرپر ایسان یقین جمایاکہ ،،انشاء اللہ ۔ نہ کھا یعنی رات کوبگولا اٹھااگ لگی یا اور کوئی آفت پڑی، سب کھیت اور باغ صاف ھورھا یعنی یہ یقین کرتے ھوئی کہ اب جاکر سب پیداوار اپنے قبضہ میں کرلینگے وہ زمین کھتی اور در ختوں سے ایسی صاف ھوچکی تھی کہ وھاں پھنچ کرپھنچان نہ سکے سمجے کہ ھم راہ بول کھیں اور نکل ائے ۔ پھر جب غورکیا تو سمجے کہ نھیں ، جگہ تو وھی ھے ۔ مگرھماری قسمت پھوٹ گئی اور حق تعالیا کی درگاہ سے ھم محروم کے گئے ۔

(ج) باغ والوں کا قصہ مشھور تھا ۔ ییہ باغ بعض سلف جسے حضرت ابن عباس وغیرہ کے قول پر یمن میں تھا اور حضرت سعیدبن جبیررض کی ایك روایت یہ ھے کے صنعاء جو یمن کا مشھور شھر اور دارالسلطنت ھے اس سے چہ میل کی فاصلے پر تھا اور بعض حضرات نے اس کا محل وقوع حبشہ کو بتلایا ھے (ابن کثیر) یہ لوگ اھل کتاب میں سے تھے ۔ اس کا مالك اس کی پیداوار میں سے غرباو مساکین پربھی خرچ کرتاتھا ۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد جب

اس کی اولاد اس کی وارث بنی تو انھوں نے کھاکہ ھمارے تو اپنے اخراجات ھی بمشکل پورے ھوتے ھیں ھم اس کی آمدنی میں سے مساکین اور مسائلین کوکس طرح دین ؟ چنانچہ اللہ تعالی نے اس باغ کو ھی تباہ کردیا ۔

۲۱

سوال : اکتبوقصة اصحاب الفیل ؟

جواب : واقعہ اصحاب الفیل : حبشہ کی بادشاہ کی طرح سے یمن میں ابرھة الاشرم گور نرتھا ۔ اس نے صنعاء میں ایك بھت بڑاگرجا (عبادت گھر) تعمیر کیا اور کوشش کی کہ لوگ خانہ کعبہ کے بجائے عبادت اور حج وعمرہ کیلئے ادھر آیاکریں ۔ یہ بات اھل مکہ اور دیگر قبائل عرب کیلئے سخت ناگوار تھی چنانچ ان میں سے ایك شخص نے ابرھہ کے بنائے ھوئے عبادت حانے کو غلاظت سے پلیدکردیا، جس کی اطلاع اس کو کردي گئی کہ کسی نے اس طرح گرجاکو نا پاك کردیاھے جس پر اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کاعزم کرلیا اور ایك لشکرجرار لے کرمکے پر حملہ اور ھوا، کچہ ھاتھی بھی اس کے ساتہ تھے ۔ جب یہ لشکر وادي محسرکے پاس پھنچاتو اللہ تعالی نے پرندوں کے غول بھیج دیئے جن کی چونچوں اور پنجوں میں کنکرییاں تھیں جوچنے یا مسور کے برابرتھیں، جس فوجی کے بھی یہ کنکري لگتی وہ پگھل ھوجاتا اور اس کا گوشت چھڑجاتا اور بالاحرمرجاتا ۔خود ابرھہ کابھی صنعاء پنچتے پھنچتے یھی انجام ھو۔ اس طرح اللہ تعالی نے اپنے گھرکی حفاظت فرمائی ۔ مکے کے قریب پھنچ کر ابرھہ کے لشکرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا

کے۔ جوکے مکے کے سرادارتھے ۔ اونٹوں پر قبضہ کرلیا۔ جس پرعبدالمطلب نے آکر ابرھہ سے کہا کہ تومیرے اونٹ واپس کردے جو تیرے لشکریوں نے پکڑے ھیں باقی رہا خانہ کعبہ کا مسئلہ جس کو ڈھانے کیلئے تو آیاھے تو میرا معاملہ اللہ کے ساتہ ھے، وھیی اس کا محافظ ھے ۔ توجانے اور بیت اللہ جانے ۔

۲۲

سوال : یایھاالذین امنوالا یسخرقوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرامنھم ولانساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرمنھن ولاتلمزوا انفسکم ولاتنابزو ابالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاوء لئك ھم الظالمون ۔

(۱) ترجمو الایة الشریفة ۔

(۲) ھل یعمل المسلمون بالعمل المذکورفی الایة ؟

(۳) وھل تعمل النساء ؟ اذکرو ۔

جواب : (۱) ترجمہ : ائے ایمان والونہ تومردوں کو مردوں پر ھنسنا اچاھتیے کیا عجب ھے کہ وہ ان سے بھترھوں اور نہ عورتین کو عورتوں پرھنسناچاھئیے کیا عجب ھے کہ وہ ان سے بھترھوں اور نۃ ایك دوسرے پر طعنہ دو اور نہ ایك دوسرے کو برے لقب سے پکارو ۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا کام لگنا براھے اور جو بازنہ اویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ھیں ۔

(ب) مزکورہ ایات میں اللہ تعالی نے تین چیزوں کی ممانعت فرمائی گئی ھے اول : کسی مسلمان کے ساتہ تمسخر واستھزاء کررنا ۔ دوسرے کسی پر طعنہ زنی کرنا ۔ تیسرے ۔ کسی کو ایسے لقب سے ذکرکرنا جس سے اس کی توھیں ھوتی

هویا اس سے براماننا هوا۔ کسی مسلمان کیلئے مزکورہ عمل کرنا جائزنهیں هے بلکه حرام هے۔

پهلی چیز سخر یه یا تمسخرهے ۔ قرطبی نے فرمایا که کسی شخص کی تحقیر وتوهین کیلئے اس کے کسی عیب کو اسی طرح ذکرکرنا ۔ جس سے لوگ هنسے لگیں اس کو سخریه تمسخر ۔ استهزاء کهاجاتاهے اور جسیے زبان سے هوتاهے ایسے هی هاته پاوں وغیره سے ۔ اس کی نقل اتارنے یا اشاره کرنے سے بهی هوتاهے اور اسی طرح بهی که اس کا کلام سنکربطور تحقیرکے هنسی اڑائی جائے اور بعض حضرات نے فرمایا که تمسخرکسی شخص کے سامنے اس کا ایسی طرح ذکرکرناهے که اس سنے لوگ هنس پڑیں اور یه سب چیزیں بنص قرآن حرام هے ۔

دوسري چیز جس کی ممانعت اس ایت میں کی گئی هے وه لمزهے لمز کے معنی کسی میں عیب نکالنے اور عیب ظاهر کرنے یا عیب پر طعنه زنی کرنے کے هیں ۔ ایت میں ارشاد فرمایا لاتلمزوا انفسکم، یعنی تم اپناعیب نه نکالو ۔

تسیري چیزجس سے ایت میں ممانعت کی گئی هے وه کسی دوسرے کو برے لقب سے پکارناهے ۔ جس سے وه ناراض هوتاهو۔ جیسے کسی کو لنگرا لولایا اندها کانا کهه کر پکارنا یا اس لفظ سے اس کاذکرکرنا اسی طرح جونام کسی شخص کی تحقیر کیلئے استعمال کیاجاتا هو اس نام سے اس کو پکارنا ۔

(۳) مزکوره آیات کی روسے معلوم هوتا هے که یه ممانعت مرد عورت سب کیلئے برابرهے ۔ تمسخر، طعنه زنی اور

القاب سے کسی کو پکارنا نہ مردکو اجازت ھے اور نہ عورت کو اجازت ھے ۔

.۲۳

سوال : مرج البحرین یلتقیان بینھمابرزخ لا یبغین فبای الاء ربکما تکذبان ۔ یخرج منھما اللوء لوء والمرجان فبای الاء ربکما تکذبان ۔ ولہ الجوار المنشئت فی البحرکالاعلام فبای الاء ربکماتکذبان کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذولجلال والاکرام ۔

(الف) ترجموالایات الکریمۃ ۔

(ب) شرحوا مرج البحرین اللوء لوء المرجان،، البحرکالاعلام

جواب : ترجمہ : اسی نے دودریاوں کو ملایا کہ باھم ملے ھوئے ھے ان دونوں کے درمیان میں ایك حجاب ھے کہ دونوں بڑھ نھیں سکتے ۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکرھوجاوء گے ان دونوں سے موتی اور مونگابرآمدھوتا ھے ۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ھوجا وگے اور اسی کے ھیں جھاز جو سمندرمیں پھاڑوں کی طرح اونچے کھڑے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ھوجاوء گے ۔ جنتے روے زمین پر موجود ھے سب فناھوجائیں گے اور آپ کے پروردگار کی ذات جوکہ عظمت اور احسان والی ھے باقی رہ جاوے گی ۔

(ب) مرج البحرین : مرج کے لغوی معنی ازادو بے قیدچھوڑدینے کے ھیں۔ اور بحرین سے دودریا شرین اور نمکین مراد ھے زمین پر حق تعالی نے دوقسم کے دریا پیدافرمائے ھیں

اور بعض جگه یه دونوں مل جاتے هیں جس کی نظائر دنیا کے هرخطے میں پائی اتی هے ۔ مگر جهاں دودریا شریں اور نمکین مل کربهتے هیں وهان کافی دورتك دونوں کا پانی الگ الگ ممتاز ررهتاهے ۔ ایك طرف میٹها دوسري طرف کهارا اور بعض جگه یه صورت اوپرنیچے بهی هوتی هے ۔ جهاں دریائے شورکسی شریں دریاکے اوپر چڑھ آتاهے وهاں بهی نیچے کا اپنی جگه شریں هوتاهے اور اوپرکا نمکین اور کهاري پانی باوجود رقیق اور لطیف هونے کے ایك مسافت تك ایك دوسرے میں خلط ملط نهیں هوتا. الگ الگ اپنےذائقه کے ساته چلتا هے ۔

اللوء لوء اولمرجان : لولوکے معنی موتی اور مرجان کے معنی مونکا یه بهی قیمتی جوهرات میں سے هے ۔ اس میں درخت کے مشابه شاخیں هوتی هیں ۔ یه دونوں چیزیں دریا سے نکلتی هے ۔ مگر معروف یه هے که موتی اور جوا هرات دریائے شورسے نکلتے هیں ، شیریں دریا سے نهیں ۔ اس ایات میں دونوں سے نکلنا بیان فرمایا هے، اس کی توجیه یه بهی هو سکتی هے که موتی دونوں هی دریاوءں میں پیدا هوتے مگر شیرین دریا سب جاري هوتے هیں ۔ ان سے موتی کانک النا اسان نهیں اور شیریں دریا سب جاکر دریائے شور میں گرجاتے هیں وهیں سے موتی نکالے جاتے هیں ۔

****

تمت بالخیر

This madrassa famous for
North east
Masque
class room
class room

2017

January

SU	1	8	15	22	29	
MO	2	9	16	23	30	
TU	3	10	17	24	31	
WE	4	11	18	25		
TH	5	12	19	26		
FR	6	13	20	27		
SA	7	14	21	28		

February

SU		5	12	19	26	
MO		6	13	20	27	
TU		7	14	21	28	
WE	1	8	15	22		
TH	2	9	16	23		
FR	3	10	17	24		
SA	4	11	18	25		

March

SU		5	12	19	26	
MO		6	13	20	27	
TU		7	14	21	28	
WE	1	8	15	22	29	
TH	2	9	16	23	30	
FR	3	10	17	24	31	
SA	4	11	18	25		

April

SU		2	9	16	23	30
MO		3	10	17	24	
TU		4	11	18	25	
WE		5	12	19	26	
TH		6	13	20	27	
FR		7	14	21	28	
SA	1	8	15	22	29	

May

SU		7	14	21	28	
MO	1	8	15	22	29	
TU	2	9	16	23	30	
WE	3	10	17	24	31	
TH	4	11	18	25		
FR	5	12	19	26		
SA	6	13	20	27		

June

SU		4	11	18	25	
MO		5	12	19	26	
TU		6	13	20	27	
WE		7	14	21	28	
TH	1	8	15	22	29	
FR	2	9	16	23	30	
SA	3	10	17	24		

July

SU		2	9	16	23	30
MO		3	10	17	24	31
TU		4	11	18	25	
WE		5	12	19	26	
TH		6	13	20	27	
FR		7	14	21	28	
SA	1	8	15	22	29	

August

SU		6	13	20	27	
MO		7	14	21	28	
TU	1	8	15	22	29	
WE	2	9	16	23	30	
TH	3	10	17	24	31	
FR	4	11	18	25		
SA	5	12	19	26		

September

SU		3	10	17	24	
MO		4	11	18	25	
TU		5	12	19	26	
WE		6	13	20	27	
TH		7	14	21	28	
FR	1	8	15	22	29	
SA	2	9	16	23	30	

October

SU	1	8	15	22	29	
MO	2	9	16	23	30	
TU	3	10	17	24	31	
WE	4	11	18	25		
TH	5	12	19	26		
FR	6	13	20	27		
SA	7	14	21	28		

November

SU		5	12	19	26	
MO		6	13	20	27	
TU		7	14	21	28	
WE	1	8	15	22	29	
TH	2	9	16	23	30	
FR	3	10	17	24		
SA	4	11	18	25		

December

SU		3	10	17	24	31
MO		4	11	18	25	
TU		5	12	19	26	
WE		6	13	20	27	
TH		7	14	21	28	
FR	1					
SA	2	9	16	23	30	

#photolab

প্রাপ্তিস্থান

১। হোসেনিয়া কুতুবখানা।
আছিমগঞ্জ (হানিপাবাদ)
জিলা করিমগঞ্জ, আসাম।

২। নু'মান বুক ডিপো
রতনপুর রোড, হাইলাকান্দি।
জিলা হাইলাকান্দি, আসাম।

মূল্য - ৭৫.০০ টাকা